اکائی 4 افعال ناقصہ

اکائی کے اجزاء

4.1 مقصد
4.2 تمہید
4.3 افعال ناقصہ
4.4 افعال ناقصہ کی تصریف
4.4.1 تام التصریف
4.4.2 ناقص التصریف
4.4.3 جامد
4.5 ملحقات صار
4.6 افعال ناقصہ بمعنی صار
4.7 افعال ناقصہ بشکل تامہ
4.8 افعال ناقصہ کا اسم
4.9 افعال ناقصہ کی خبر
4.10 افعال ناقصہ کے اسم وخبر کی تقدیم وتاخیر
4.10.1 اسم افعال ناقصہ کی وجوبی تقدیم
4.10.2 خبر افعال ناقصہ کی وجوبی تقدیم
4.10.3 خبر افعال ناقصہ کی جوازی تقدیم
4.11 چند ضمنی احکام
4.12 معلومات کی جانچ
4.13 خلاصہ
4.14 تمرینات
4.15 فرہنگ
4.16 نمونے کے امتحانی سوالات
4.17 سفارش کردہ کتابیں

4.1 مقصد

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ ان افعال ناقصہ سے واقف ہوں جنہیں افعال تو کہا جاتا ہے اور ان ہی افعال تامہ کے اوزان پر ان کے صیغے آتے ہیں، تاہم جس طرح فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بناتا ہے یہ افعال اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ کی ترکیب میں ہوتے ہیں اور مختلف معانی میں مستعمل ہو کر خبر کے زمانہ کی تعیین کرتے ہیں۔ ان میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جو گاہے کسی ایک ہی فعل کے معنی میں مستعمل ہوتے ہیں، کچھ ایسے ہوتے ہیں جو کبھی فعل تام کی طرح فاعل سے مل کر جملہ بناتے ہیں اور ان کو خبر کی ضرورت نہیں ہوتی، اور اس وقت وہ ناقص نہیں بلکہ تام کہلاتے ہیں۔ ان میں کچھ تام التصریف ہوتے ہیں، کچھ ناقص التصریف اور کچھ جامد۔ چونکہ یہ افعال مبتدا خبر پر داخل ہو کر ان کے نام، اعراب اور معنوی حالت میں تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں اسی لیے ان کے اسم و خبر کی بھی کچھ صورتیں بنتی ہیں۔ یہ اکائی ان ہی سب مباحث پر مشتمل ہے جن سے طلبہ کو آگاہ و روشناس کرنا مقصود ہے۔

4.2 تمہید

گزشتہ اکائیوں میں ہم نے تفصیل سے مبتدا و خبر کے بارے میں پڑھا اور ان کے احکام واقسام اور ایک دوسرے پر تقدیم و تاخیر کے اصولوں سے واقف ہوئے۔ کوئی بھی جملہ جو مبتدا و خبر پر مشتمل ہو، جملہ اسمیہ کہلاتا ہے جس میں مبتدا کوئی اسم ہوتا ہے خواہ اسم ظاہر ہو یا اسم ضمیر، جب کہ خبر کوئی اسم مفرد ہوتی ہے یا کوئی جملہ یا پھر کوئی شبہ جملہ، اور دونوں یعنی مبتدا و خبر اعراب بالحرف یا اعراب بالحرکت کے ذریعہ ظاہری یا تقدیری طور پر محل رفع میں ہوتے ہیں۔ تاہم کچھ ایسے افعال بھی ہوتے ہیں جو مبتدا و خبر کی ترکیب پر داخل ہوتے ہیں اور ان کی معنوی حالت، ان کے اعراب اور ان کے سابقہ نام کو تبدیل کر دیتے ہیں جس کے بعد مبتدا ان افعال کا اسم جب کہ خبر ان کی خبر کہلاتی ہے۔ یہ افعال چونکہ عام فعلوں کی طرح نہیں ہوتے جو کبھی صرف فاعل کے ساتھ مل کر اور کبھی فاعل و مفعول دونوں کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ مفیدہ بناتے ہیں بلکہ ان افعال کو اپنے اسم کے ساتھ خبر کی ضرورت ہوتی ہے جس کے بغیر ان کے معانی کی ادائیگی مکمل نہیں ہوتی، اسی لیے ان افعال کو افعال ناقصہ کہا جاتا ہے۔

یہ افعال اپنے معنی کے اعتبار سے زمانہ کا مفہوم لیے ہوتے ہیں جن میں کبھی ان کے صیغوں کے لحاظ سے زمانہ کا تعین ہوتا ہے اور کبھی کسی قرینہ کی رعایت سے۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جو کسی خاص مدت تک متصف ہوتے ہیں، کچھ اپنی پوری مدت تک، کچھ خبر کے استمرار پر دلالت کرتے ہیں، کچھ خبر کی نفی پر۔ تاہم یہ تمام صورتیں کسی نہ کسی طور پر وقت اور زمانہ کے مفہوم سے مربوط ہوتی ہیں۔ ان میں کچھ ایسے بھی افعال ہیں جو ناقص ہونے کی صورت میں کسی ایک ہی فعل کے معنی میں محدود ہوتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان میں سے بیشتر بطور فعل تام استعمال کیے جاتے ہیں اور صرف فاعل سے مل کر جملہ پورا کرتے ہیں اور اس وقت ان کا حکم عام فعلوں کا ہوتا ہے۔

افعال ناقصہ میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جو بغیر کسی شرط کے استعمال ہوتے ہیں جب کہ چند ایک کو بطور فعل ناقص استعمال کرنے کے واسطے کچھ شرطوں کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جن سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں آتی ہیں، کچھ ایسے بھی جن سے صرف ماضی اور مضارع کی، جب کہ چند ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے صرف ماضی ہی کی گردانیں آتی ہیں اور انہیں جامد کہا جاتا ہے۔

چونکہ یہ افعال اصلا فعل ہی ہوتے ہیں گرچہ کہ مبتدا اور خبر کو اپنا اسم اور خبر بناتے ہیں، اسی لیے ان کے اسم پر فاعل سے مشابہت کی وجہ سے فاعل ہی کے سارے احکام نافذ ہوتے ہیں جب کہ ان کی خبر پر جملہ اسمیہ کی خبر کے سارے احکام، ماسوا اعرابی حالت کے، جاری ہوتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کی تشریح دوران سبق آئے گی۔

4.3 افعال ناقصہ

یہ وہ افعال ہیں جو مصدری معنی سے خالی ہوتے ہیں اور جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر خبر کے زمانہ کی تعیین کے ساتھ مبتدا کو فاعل کے مماثل ہونے کی وجہ سے رفع دیتے

جملہ پورا نہیں کرتے بلکہ بہرصورت خبر کے محتاج ہوتے ہیں اسی لیے ان کو افعال ناقصہ کہا جاتا ہے۔

فعل ناقص کی طرح فعل متعدی بھی صرف فاعل سے بات پوری نہیں کرتا بلکہ مفعول بہ کا محتاج ہوتا ہے، تاہم اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کو بھی فعل ناقص کہہ دیا جائے کیوں کہ صفت احتیاج میں گرچہ کہ دونوں مشترک ہیں لیکن دونوں کے مابین بہت فرق ہے۔ اول یہ کہ فعل متعدی کا مفعول بہ کلام سے متعلق ہوتا ہے جس سے قطع نظر کرنا ممکن ہے برخلاف فعل ناقص کی خبر کے کہ اس سے صرف نظر کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ بلفظ دیگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ فعل متعدی کا احتیاج ناقص ہے جب کہ فعل ناقص کا احتیاج تام۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ مفعول بہ کسی بھی جملہ مفیدہ کا محض ایک حصہ ہوتا ہے اور اس کا رکن نہیں ہوتا اسی لیے اس کے ذکر کے بغیر جملہ تو مکمل ہو جاتا ہے مگر سامع کو کچھ خلجان باقی رہ جاتا ہے۔ برخلاف اس کے فعل ناقص کی خبر جملہ کا رکن ہوتی ہے، یعنی جملہ میں دو چیزیں ہوا کرتی ہیں، ایک تو مسند الیہ دوسرا مسند اور ان دونوں کے بغیر جملہ مکمل نہیں ہوتا۔ چنانچہ فعل متعدی میں اگر صرف فعل با فاعل ذکر کر دیا جائے اور مفعول بہ کو ترک کر دیا جائے تو جملہ کے دونوں ارکان یعنی مسند و مسند الیہ کے مذکور ہونے کے سبب جملہ تو پورا ہو جاتا ہے تاہم بات کچھ ناتمام رہ جاتی ہے مثلاً کتب حامد ایک جملہ ہے جس میں حامد کے کاتب ہونے کا علم تو ہو گیا مگر مفعول بہ یعنی جو چیز لکھی گئی کا علم نہ ہونے کے سبب قاری یا سامع کے ذہن میں کچھ خلجان باقی رہ گیا، جب کہ فعل ناقص میں خبر کے ذکر کے بغیر بات بالکلیہ ناتمام رہ جاتی ہے اور سامع کو کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آتا، تا آنکہ اس کی خبر کا بھی ذکر نہ کر دیا جائے۔ تیسرے یہ کہ فعل ناقص کا احتیاج الیہ یعنی اس کی خبر مسند ہوتی ہے جو عمدہ کلام میں سے ہے جب کہ فعل متعدی کا احتیاج الیہ مفعول بہ ہوتا ہے اور تمام مفاعل فضلات کلام میں سے ہوتے ہیں۔ بایں طور عمدہ کلام اور فضلہ کلام کے مابین صرف فرق ہی نہیں بلکہ تضاد بھی ہے، اس لیے ہر حال میں فعل ناقص کی خبر کا وجود ضروری ہوتا ہے۔ تاہم ان تمام صورتوں کے باوجود فعل ناقص کی خبر کو مفعول بہ کے مشابہ ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھا جاتا ہے۔

افعال ناقصہ کی تعداد تیرہ ہے۔

۱۔ كَانَ	۲۔ صَارَ	۳۔ لَيْسَ	٤۔ أَصْبَحَ	٥۔ أَضْحَى	٦۔ أَمْسَى	۷۔ظَلَّ
۸۔ بَاتَ	۹۔ مَازَالَ	۱۰۔ مَابَرِحَ	۱۱۔ مَافَتِئَ	۱۲۔ مَاانْفَكَّ	۱۳۔ مَادَامَ	

مذکورہ تمام افعال ناقصہ میں سے ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کان: یہ اپنے صیغوں یعنی ماضی، مضارع اور امر کے مطابق خبر کے زمانہ کو بتاتا ہے، یعنی مبتدا کو جس صفت کے ساتھ متصف کیا جا رہا ہے اس کا تعلق ماضی، مضارع یا امر میں پائے جانے والے کسی زمانہ سے ہے جیسے کان الزحامُ شديداً (بھیڑ سخت تھی)، يكون الليمونُ حامضاً (لیمو کھٹا ہوتا ہے)، كُن مجتهداً (محنتی بن جاؤ) یا جیسے شاعر کا شعر:

وَكُنْ كَرِيْمًا تَجِدْ كَرِيْمًا فِي مَدْحِهِ يَا أَبَا الْمُغِيْثِ

پہلی مثال میں کان کے داخل ہونے سے پہلے جملہ تھا الزحام شديد یعنی بھیڑ سخت ہے، اس جملہ میں الزحام مبتدا اور شديد اس کی خبر ہے، مگر جب اس جملہ اسمیہ پر کان داخل ہوا تو اس نے مبتدا کو اپنا اسم مرفوع بنا لیا اور خبر کو اپنی خبر بناتے ہوئے منصوب کر دیا جس کو شديدٌ مرفوع کے بجائے شديداً منصوب پڑھا گیا۔ ساتھ ہی کان فعل نے اپنے اسم کو اپنی خبر کے ساتھ زمانہ ماضی میں متصف کر دیا۔ بایں طور کان فعل ناقص نے جملہ اسمیہ "الزحام شديد" میں لفظی ومعنوی ہر دو قسم کی تبدیلیاں پیدا کر دیں۔ ترکیب کے اعتبار سے کان فعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دوسری مثال میں يكون فعل مضارع ہے اور حال کے معنی پر دلالت کر رہا ہے، اس کے داخل ہونے سے پہلے جملہ مبتدا و خبر کی ترکیب میں تھا، مگر جب يكون فعل ناقص اس پر آیا تو اعرابی ومعنوی ہر دو قسم کی تبدیلیاں اس جملہ پر رونما ہوئیں اور الليمون مبتدا يكون فعل ناقص کا اسم کہلایا جبکہ حامض خبر اعرابی تبدیلی کے بعد اس کی خبر۔

تیسری مثال فعل امر پر مشتمل ہے جو کان کے صیغہ امر کے داخل ہونے سے پہلے مبتدا و خبر کی ترکیب میں أنت مجتهد تھا، چنانچہ جب کان فعل ناقص کا امر کا صیغہ اس پر داخل ہوا تو اس میں أنت کی پوشیدہ ضمیر اس کا اسم بنی اور مجتهداً اس کی خبر

چوتھی مثال میں شعر کے اندر وارد ہونے والا فعل امر کُن مذکورہ قاعدہ کی رو سے کلمہ کریما کو اپنی خبر بنا رہا ہے اور اس میں أنت کی ضمیر پوشیدہ اس کا اسم ہے۔

مذکورہ تمام مثالوں میں اگر ہم صرف فعل یا اسم ذکر کریں اور خبر نہ لائیں تو کوئی بات سمجھ میں نہیں آئے گی، جب کہ عام افعال میں فعل یا فاعل بات سمجھ میں آجاتی ہے جیسے 'اصطرخ الزحامُ' یعنی بھیڑ نے شور مچایا، تو بات پورے طور پر سمجھ میں آ گئی لیکن 'کان الزحام' یعنی مجمع تھا کہنے سے بات مکمل نہیں ہوتی ہے بلکہ خبر کی ضرورت پڑتی ہے جیسے کان محمود جالساً یعنی محمود بیٹھا تھا، اسی لیے کان فعل ناقص اور اس کے تمام اخوات کو افعال ناقصہ کہا جاتا ہے۔

نوٹ: کان فعل ناقص کبھی زمانہ کی قید سے خالی ہوتا ہے اور ماضی، حال اور مستقبل سبھی زمانوں پر محیط ہوتا ہے جیسے باری تعالی کا قول "وکَانَ اللّٰهُ عَلِيْماً حَكِيْماً"، یعنی اللہ سبحانہ وتعالی علیم وحکیم تھا، ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ایسے ہی قول باری تعالی "وكَانَ رَبُّكَ قَدِيْراً" یعنی قدرت تعالی ہر زمانے میں جاری ومستمر ہے۔

صار: یہ اپنے اسم کو خبر کی صورت میں تبدیل ہو جانے کو بتاتا ہے یعنی مبتدا کا ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہو جانا، چاہے زمانہ کوئی ہو جیسے صار العدوُّ صدیقاً (دوست دشمن بن گیا)، صار العبدُ حراً (غلام آزاد ہو گیا)، صار البرتقالُ عصیراً (نارنگی جوس بن گئی)، یصیر الثلجُ ماءاً (برف پانی ہو جاتا ہے)۔

پہلی، دوسری اور تیسری مثالوں میں صار فعل ناقص جملہ اسمیہ پر داخل ہوا اور اسم کو خبر کی صورت میں تبدیل کر دیا اور یہ تبدیلی صار کے فعل ماضی کا صیغہ ہونے کی وجہ سے زمانہ ماضی میں رونما ہوئی، جب کہ چوتھی اور آخری مثال میں یصیر فعل مضارع کا صیغہ ہے جس کی وجہ سے اسم کا خبر کی صورت میں بدل جانا زمانۂ حال میں ہے، نیز خبر فتحہ کے ساتھ محل نصب میں ہے۔

لیس: یہ اپنے اسم کے لیے خبر کی نفی کرتا ہے اور یہ نفی زمانۂ حال کے لیے خاص ہوتی ہے، تا آں کہ کسی اور زمانہ یعنی ماضی ومستقبل کی تعیین کے لیے کوئی قرینہ نہ پایا جائے جیسے لیس النجاحُ سهلًا (کامیابی آسان نہیں ہے)، لیس الخادمُ ضعیفاً (ملازم کمزور نہیں ہے)، لیس رئیسُ الوزراء موجودا فی مکتبه أمسِ (کل وزیر اعظم اپنے آفس میں موجود نہیں تھے)، لیست الطالبة حاضرة غداً (کل طالبہ نہیں آئے گی)۔

پہلی اور دوسری مثالوں میں لیس فعل ناقص نے اپنے اسم کے لیے جس خبر کی نفی کی وہ نفی زمانہ حال میں ہے کیونکہ کسی دوسرے زمانہ کے لیے کوئی قرینہ موجود نہیں ہے، جب کہ تیسری مثال میں کلمہ أمسِ کی وجہ سے وہی نفی زمانہ ماضی میں ہوگئی، اور چوتھی مثال میں غداً کی مناسبت سے قرینۂ نفی زمانۂ مستقبل تھا اس لیے وہ نفی زمانہ مستقبل میں پائی گئی۔

یہ فعل جامد ہے جس سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں جیسے لیس ، لیسا ، لیسوا ، لیست ، لستَ ، لستما ، لستم ، لستِ ، لسنَ اور لسنا وغیرہ۔ چنانچہ اگر یہ صیغے مستعمل نہ ہوتے تو بجا طور پر اسے کوئی حرف نفی کہا جا سکتا تھا، مگر چونکہ یہ فعل کی علامتیں قبول کرتا ہے اور مختلف صیغوں میں مستعمل ہے اس لیے فعل کہلاتا ہے، تاہم کسی قرینہ کی عدم موجودگی میں زمانہ حال کے مفہوم کے لیے ہی خاص ہے۔

أصبح ، أضحى، أمسى: یہ تینوں افعال اپنے اسم کو خبر کے ساتھ اپنے اپنے اوقات یعنی بالترتیب صبح کے وقت، چاشت کے وقت اور شام کے وقت تک متصف بتانے کے لیے آتے ہیں جیسے أصبح الجوُّ ممطراً ، أصبحت الأشجارُ ناضرةً ، أضحى المهندسُ مشتغلاً بعمله ، أمسى البابُ مفتوحاً۔

پہلی اور دوسری مثالیں أصبح فعل ناقص کی ہیں جو مبتدا وخبر پر داخل ہوا ہے اور پھر الجو کو پہلی مثال میں اور الأشجار کو دوسری مثال میں اپنا اسم بنا کر مرفوع جبکہ ممطرا اور ناضرة کو خبر بنا کر منصوب کر دیا ہے۔ ان دونوں مثالوں کا بالترتیب مفہوم ہے 'فضا صبح تک یا صبح میں ابر آلود رہی' اور 'درخت صبح میں تر وتازہ وسرسبز رہے' اور یہی مفہوم ہے اسم کا اپنی خبر کے ساتھ صبح کے وقت میں متصف ہونے کا۔

دوسری مثال أضحى فعل ناقص کی ہے جس کا معنی ہے 'انجینیر چاشت کے وقت اپنے کام میں مشغول رہا' یعنی أضحى کا اسم اپنی خبر کے ساتھ وقت ضحیٰ تک

متصف ہے۔

تیسری مثال کا مطلب ہے ’دروازہ شام میں یا شام تک کھلا رہا‘ مثال مذکور میں الباب، أمسی فعل ناقص کا اسم ہے اور مفتوحاً اس کی خبر، اس شرط کے ساتھ کہ دروازہ کا کھلا رہنا شام کے وقت تک متصف ہے۔

ظَلَّ: یہ اپنے اسم کو خبر کے ساتھ اپنے وقت کی پوری مدت یعنی پورے دن بھر میں متصف بتانے کے لیے آتا ہے جیسے ظل المطرُ غزیراً (بارش دن بھر موسلا دھار رہی)، ظَلَلتُ مُکِبّاً علی عملی (میں دن بھر اپنے کام میں منہمک رہا)۔

مذکورہ دونوں مثالوں میں ظـــل فعل ناقص کے مبتدا و خبر پر داخل ہونے کے بعد ان میں لفظی تبدیلی کے ساتھ معنوی تبدیلی یہ پیدا ہوئی کہ اس کا اسم اپنی خبر کے ساتھ پورے دن بھر کی مدت تک متصف ہو گیا، چنانچہ بارش کا موسلا دھار ہونا اور میرا اپنے کام میں منہمک رہنا ظـــل فعل ناقص کے کل وقت یعنی دن بھر تک میں متصف ہے۔

کبھی ظـلّ فعل ناقص اپنے اسم کو خبر کے ساتھ طویل مدت تک متصف بتانے کے لیے بھی مستعمل ہوتا ہے اور اس وقت صرف پورے دن بھر نہیں بلکہ وقت کثیر کے معنی پر مشتمل ہوتا ہے جیسے یَظَلّ الوضعُ متوَتّراً علی حدود البلدین (دونوں ممالک کی سرحدوں پر صورت حال کشیدہ رہتی ہے)

بات: یہ بھی اپنے اسم کو خبر کے ساتھ اپنے وقت کی پوری مدت یعنی رات بھر تک متصف بتانے کے لیے آتا ہے جیسے بات النجمُ لامعاً (ستارہ رات بھر چمکتا رہا)، باتتِ الفتاۃُ باکیۃً (دوشیزہ رات بھر روتی رہی)۔

دونوں ہی مثالوں میں بات فعل ناقص اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ اس کا اسم خبر کے ساتھ اس کی کل مدت یعنی رات بھر تک متصف ہے، البتہ النجم اسم مذکر کی مناسبت سے بات فعل مذکر جبکہ الفتاۃ مؤنث کی مناسبت سے باتت فعل مؤنث کا استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ فاعل کے مطابق فعل کی تذکیر و تانیث کی مختلف حالتوں میں کیا جاتا ہے۔

مازال، ما برِحَ، ما فتِئ، ما انفک: یہ چاروں افعال خبر کے استمرار پر دلالت کرتے ہیں، ان افعال کے عمل کے لیے شرط یہ ہے کہ ان سے پہلے کوئی حرف نفی، نہی یا دعاء ہو۔ عام طور پر ان افعال سے پہلے حرف نفی ’ما‘ ہوتا ہے، کبھی لا اور لن بھی، ایسے ہی کبھی لائے نہی اور دعاء بھی۔ مثالیں حسب ذیل ہیں:

ما زال المؤمنُ بعیداً عن المعاصی	(مومن ہمیشہ گناہوں سے دور رہا)
لا یزال الحرُّ شدیداً	(گرمی اب تک سخت ہے)
لم یزل ولا یزال حیاً	(اللہ تعالی ہمیشہ سے زندہ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا)
لا تزل بعیدا عن الجریمة	(جرم سے برابر دور رہو)
لازِلتَ حیاً	(جیتے رہو)
ما برح التلمیذ غائبا	(طالب علم برابر غیر حاضر رہا)
ما برح العمل مستمرا	(کام ہمیشہ جاری رہا)
لا یبرَح المریض نائما	(بیمار اب تک سو رہا ہے)

لا أبرح مكاني ما دمتَ غائبا	(جب تک تم غیر حاضر ہو میں اپنی جگہ پر ہی رہوں گا)
لن نبرح عليه عاكفين	(ہم اس کی عبادت میں لگے رہیں گے)
ما فَتِئ اليهود عدوا للإسلام	(یہود برابر اسلام کے دشمن رہے)
لا يفتأ التاجر رابحا بصدقه	(تاجر اپنی صداقت وایمانداری کے سبب ہمیشہ فائدہ میں رہتا ہے)
لا تفتأ قريبا من الوالدين	(ماں باپ سے ہمیشہ قریب رہو)
لن يفتأ الشرق مناهضا للغرب	(مشرق ہمیشہ مغرب کی مخالفت کرتا رہے گا)
ماانفك الطفل نائما	(بچہ برابر سوتا رہا)
ماانفك الناس يتساء لون	(لوگ برابر سوال کرتے رہے)
لا ينفك الورد جميلا	(گلاب ہمیشہ خوبصورت ہوتا ہے)
لن ينفك أعداء الاسلام يكيدون له	(اسلام کے دشمن ہمیشہ اس کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتے رہیں گے)
لا تنفك مجتهدا	(ہمیشہ کوشش کرتے رہو)
لا انفككتَ بخير	(ہمیشہ خیریت سے رہو)

درج بالا سبھی مثالوں میں مازال، مابرح، ما فتئ اورما انفك افعال ناقصہ مبتدا وخبر پر داخل ہو کر خبر کے استمرار کے معنی پر دلالت کر رہے ہیں، نیز یہ کہ ان سے پہلے حروف نفی، نہی یا دعا میں سے کوئی نہ کوئی حرف وارد ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ البتہ نفی کے لیے شرط نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ کسی حرف کے ذریعہ ہو بلکہ وہ نفی کسی فعل کے ذریعہ بھی ہو سکتی ہے جیسے لستَ تبرح محببا الی الناس (یعنی تم ہمیشہ لوگوں کے نزدیک محبوب و پسندیدہ ہو)، یا کبھی کسی اسم کے ذریعہ بھی جیسے المؤظف الوفيّ غيرُ مُنفَكٍّ قائما بالواجب (وفادار ملازم ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتا ہے)۔

اعراب کے اعتبار سے بھی ان چاروں افعال نے مبتدا وخبر میں تبدیلی پیدا کی چنانچہ مبتدا کو اپنا اسم بنایا اور خبر کو اپنی خبر بناتے ہوئے منصوب کر دیا جس کا مثالوں میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

مادام: یہ مدت بیان کرنے کے لیے آتا ہے اور اپنے ماقبل جملہ کے استمرار کو اپنے اسم اور خبر تک محدود کر دیتا ہے جیسے تنفع العبادة مادام الايمان ثابتا (عبادت ایمان کے سلامت رہنے تک فائدہ بخش رہتی ہے)، لن ينتصر العدو ما دام التعاون قائما (دشمن ہرگز کامیاب نہ ہوگا جب تک تعاون قائم ہے)، لا تعبر الشارع مادامت الإشارة حمراء (سگنل کے سرخ رہنے تک سڑک پار مت کرو)، قول باری تعالی "أَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا" (مجھے نماز اور زکاۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ ہوں)، لا ابرح مكانى ما دمتَ غائبا (میں اپنی جگہ پر ہی رہوں گا جب تک تم غیر حاضر ہو)۔

مذکورہ سبھی مثالوں میں مادام فعل ناقص نے مبتدا وخبر پر داخل ہو کر انہیں اپنا اسم اور خبر بنا لیا، ساتھ ہی اپنے ماقبل جملوں کے استمرار کو ان تک محدود کر دیا۔ کیوں کہ ان جملوں میں جن کاموں کے وقوع وصدور کی بات کہی جا رہی ہے وہ اسی وقت تک قابل عمل اور مطلوب ہیں جب تک مادام کے اسم وخبر قائم ہیں، بصورت دیگر ان اعمال کی معنویت وطلب باقی نہیں رہ جائے گی۔

ما دام بھی لیس کی طرح جامد ہے جس سے صرف ماضی کا صیغہ آتا ہے، اور اس کے عمل کے لیے شرط ہوتی ہے کہ اس سے قبل "ما" مصدریہ ظرفیہ آئے۔ چونکہ یہ "ما" اپنے بعد آنے والے فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے ساتھ ہی یہ ظرفیت کے معنی پر بھی مشتمل ہوتا ہے اسی لیے اسے ما مصدریہ ظرفیہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ما دمتُ

حیا کا معنی ہوگا مدّۃَ دوامِ حیاتی یعنی میری زندگی باقی رہنے تک، اور مادمتَ غائبا کا معنی ہوگا مدۃ دوامك غائبا یعنی تمہارے غائب رہنے تک۔

ما دام کے استعمال کے لیے دوسری شرط یہ ہوتی ہے کہ اس سے پہلے کوئی جملہ ہو جس کے استمرار کو یہ اپنے اسم وخبر تک محدود کرے۔

4.4 افعال ناقصہ کی تصریف

افعال ناقصہ میں کچھ ایسے افعال ہوتے ہیں جن میں ماضی، مضارع اور امر تینوں کے صیغے آتے ہیں، جبکہ کچھ ایسے ہوتے ہیں جن سے صرف ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں، اور بعض ایسے جن سے ماضی کے سوا کوئی اور صیغہ نہیں آتا، بایں طور ان کی تین قسمیں بنتی ہیں جنھیں بالترتیب تام التصریف، ناقص التصریف اور جامد یا غیر متصرف کہا جاتا ہے، تفصیل حسب ذیل ہے:

4.4.1 تام التصریف: یہ وہ افعال ناقصہ ہیں جن سے ماضی، مضارع اور امر تینوں کے صیغے آتے ہیں اسی لیے ان کو تام التصریف کہا جاتا ہے اور یہ سبھی یکساں یعنی ماضی کا سا ہی عمل کرتے ہیں، چنانچہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی تعداد سات ہے جو یہ ہیں: كان ، صار ، ظل ، بات ، أصبح ، أضحى ، أمسى مثلا: كان البيت نظيفا ، يكون العسل حلوا ، كونوا قردةً خاسئين ، أمسى الطفل جائعا ، يمسى المجتهد مسرورا ، كونوا يدا واحدا وغیرہ۔

مذکورہ سبھی مثالوں میں افعال ناقصہ ماضی، مضارع اور امر تینوں کے صیغوں میں استعمال ہوئے ہیں، آخری مثال میں ضمیر مرفوع "أنتم" وجوبی طور پر امر کے صیغہ میں مستتر ہے اور وہی فعل ناقص "كونوا" کا اسم ہے اور "يدا واحدا" منصوب اس کی خبر ہے۔

4.4.2 ناقص التصریف: یہ چار افعال ہیں جن سے صرف ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں اور امر ان سے نہیں آتا اور وہ ہیں: مازال ، مابرح ، مافتئ ،ماانفك، ان چاروں سے صرف ماضی ومضارع ہی آتے ہیں امر نہیں آتا جیسے مازال الولد باسماً ، لاتزال الصدقة نافعة ، مابرح الهواء نقيا ، لايبرح القضاة عادلين ، مافتئ الماء رائقا ، لايفتأ المجتهد ناجحا ، ما انفك التلاميذ فى الملعب ، لاينفك الغرب مع علمه و فنه في الظلمات۔

4.4.3 جامد: یہ وہ افعال ناقصہ ہیں جو ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتے ہیں اور ان سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں اور وہ ہیں ليس اور مادام ، چنانچہ ان دونوں افعال سے کبھی مضارع اور امر کے صیغے نہیں آتے جیسے ليس الجوّ معتدلا ، لسنا ساحرين ، لاتقرأ مادام النور ضئيلا ، لاتتعرض للبرد مادمت مريضا۔

4.5 ملحقات صار

کچھ ایسے افعال بھی ہوتے ہیں جو "صار" کا معنی دیتے ہیں اور ملحقات صار کہلاتے ہیں، یعنی وہ صار کا معنی دینے کے ساتھ اسی کی طرح عمل کرتے ہیں چنانچہ وہ بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں، مثالیں حسب ذیل ہیں:

عاد البلد خرابا	بمعنی	صار البلد خرابا	(شہر ویران ہوگیا)
آض الطفل شابا	بمعنی	صار الطفل شابا	(بچہ جوان ہوگیا)
غدا الحاكم محكوما	بمعنی	صار الحاكم محكوما	(حاکم محکوم ہوگیا)

راح الانسان ذئبا	بمعنی	صار الانسان ذئبا	(انسان بھیڑیا ہوگیا)
تحول والد محمود شیخا	بمعنی	صار والد محمود شیخا	(محمود کے والد بوڑھے ہوگئے)
حار الفقير غنيا	بمعنی	صار الفقير غنيا	(فقیر مالدار ہوگیا)
استحال رئيس القسم عميد الكلية	بمعنی	صار رئيس القسم عميد الكلية	(صدر شعبہ فیکلٹی کے ڈین ہوگئے)
انقلب الأعمى بصيراً	بمعنی	صار الأعمى بصيراً	(اندھا بینا ہوگیا)
تبدّل الماءُ ثلجا	بمعنی	صار الماء ثلجا	(پانی برف ہوگیا)
ألقاه على وجهه فارتدّ بصيرا	بمعنی	فصار بصيراً	(اس کو ان کے چہرے پر ڈال دیا تو وہ بینا ہوگئے)
تحول الصديق عدواً	بمعنی	صار الصديق عدواً	(دوست دشمن بن گیا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے: لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض (میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو)۔

مذکورہ سبھی مثالوں میں جو افعال وارد ہوئے ہیں وہ مبتدا وخبر پر داخل ہو کر صـــــار کے معنی میں مستعمل ہوتے ہیں اس لیے ان کا عمل بھی فعل ناقص کا سا ہوتا ہے چنانچہ وہ اسم کو مرفوع اور خبر کو منصوب کر دیتے ہیں، مگر یہ افعال جب صار کے معنی میں نہ ہوں تو ایسی صورت میں ان کا حکم عام فعلوں کا سا ہوتا ہے اور فعل فاعل کی ترکیب سے جملہ پورا ہو جاتا ہے اور ان کی خبر کی ضرورت نہیں پڑتی، چند مثالیں حسب ذیل ہیں:

مشينا مِشيةَ الليث غَدَا والليث غضبان یعنی ہم اس شیر کی چال چلے جو صبح میں نکلا اس حال میں کہ وہ غصہ میں ہو، اس مثال میں "غدا" فعل ماضی تام ہے اور صرف فاعل سے مل کر جملہ پورا کر رہا ہے جس کا معنی ہوتا ہے صبح کے وقت چلنا۔

ومَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً یعنی جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جائے تو وہ اللہ تعالی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، باری تعالی کے اس قول میں ينقلب فعل تام ہے جس میں هُوَ کی ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے اور خبر کی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ صار کے معنی میں مستعمل نہیں ہے۔

عاد وزير الشئون الخارجية من فرنسا یعنی وزیر برائے خارجی امور فرانس سے لوٹے، اس مثال میں عاد فعل تام ہے اور صرف فاعل سے جملہ پورا کر رہا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں ہے۔

استحال الأمر بمعنی کام محال ہوگیا، یہاں بھی استحال فعل محض فاعل سے جملہ مفیدہ بنا رہا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں ہے۔

آض المريض من المستشفى یعنی مریض ہاسپٹل سے لوٹ آیا۔

رجع أبي من مكة یعنی میرے والد مکہ سے لوٹے۔

باری تعالی کا قول ہے: "إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُوْرَ" یعنی اس نے سوچ رکھا ہے کہ وہ واپس نہیں پلٹے گا۔ مثال مذکورہ میں بھی يحور فعل تام ہے جس میں هُوَ کی ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل ہے۔

4.6 افعال ناقصہ بمعنی صار

افعال ناقصہ میں کچھ ایسے افعال بھی ہوتے ہیں جو صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں یعنی مبتدا وخبر پر داخل ہو کر اپنے اسم کو خبر کی صورت میں تبدیل ہو جانے

کو بتاتے ہیں، اور وہ افعال ہیں کان ، أصبح ، أضحى ، أمسى ، ظل ، بات ۔ یہ سبھی افعال صار کے معنی میں اس وقت مستعمل ہوتے ہیں جب کوئی ایسا قرینہ ہو جس سے معلوم ہو رہا ہو کہ یہ افعال اپنے اسم کو خبر کے ساتھ اپنے اوقات تک متصف بتانے کے لیے مستعمل نہیں ہیں جن کے لیے ان کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے کان الماء ثلجا یعنی پانی برف ہو گیا، یا جیسے باری تعالی کا قول "فَكَانَ مِنَ المُغْرَقِيْنَ" یعنی صار من المغرقين کہ وہ ہو گیا ڈوبنے والوں میں۔ یا جیسے قول باری تعالی "و فُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَاباً. وَسُيِّرَتِ الجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَاباً" أي صارت أبوابا و صارت سرابا بمعنی اور آسمان کھولا جائے گا تو اس میں دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے۔

أصبح کی مثال جیسے اللہ تعالی کا قول ہے "وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً" یعنی صِرتم بنعمته إخوانا۔

یا جیسے قول باری تعالی "قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاءُكُمْ غَوْراً فَمَنْ يَأْتِيْكُمْ بِمَاءٍ مَعِيْنٍ" یعنی صار ماءُكم غوراً۔

أضحى کی مثال: أضحى الحادث خطيرا بمعنی صار الحادث خطيراً یعنی حادثہ خطرناک ہو گیا، یا جیسے أضحت الآبار كثيرة المياه بمعنی صارت الآبار كثيرة المياه یعنی کنویں میں بہت پانی ہو گیا۔

أمسى کی مثال: أمسى الولد شابا بمعنی صار الولد شابا ، أمسى المجهول معلوما بمعنی صار المجهول معلوما ، یا جیسے شاعر رسول حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کہا گیا شعر:

فَأَمْسَى سِرَاجاً مُسْتَنِيْراً و هَادِياً　　　يَلُوْحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيْلُ المُهَنَّدُ

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے ایک روشن اور راستہ دکھانے والے چراغ جو اس طرح چمک رہے ہیں جس طرح ہندوستانی صیقل شدہ تلوار چمکتی ہے۔

ظل کی مثال: قول باری تعالی ہے "وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالأُنْثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدّاً وَهُوَ كَظِيْمٌ" یعنی صار وجهه مسوداً کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

دوسری مثال قول باری تعالی ہے: "فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ" یعنی صارت أعناقهم لها خاضعين (تو ہو جائیں قوم کے سربرآوردہ اور بڑے لوگ اس نشانی کے سامنے سرنگوں)۔

بات کی مثال: جیسے بات المدرس مديراً یعنی صار المدرس مديراً بمعنی مدرس پرنسپل ہو گیا۔

مذکورہ سبھی مثالوں میں افعال ناقصہ کان ، أصبح ، أضحى ، أمسى ، ظل اور بات ان معنوں میں مستعمل نہیں ہیں جہاں وہ اپنے اسم کو خبر کے ساتھ اپنے اوقات تک متصف بتانے کے لیے آتے ہیں بلکہ وہ صار کے معنی میں ہیں کیونکہ اگر ان کو اپنے اصل معانی میں مستعمل مانا جائے تو جملوں کا پورا مفہوم انہیں اوقات تک محدود ہو جائے گا جب کہ مثالوں میں ان کے استعمال سے وقت کا اتصاف مراد نہیں ہے، چنانچہ اگر ہم فأمسى سراجا مستنيرا وهادياً سے یہ معنی لیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت میں ایک روشن اور راہ نما چراغ ہیں جو کہ أمسى فعل ناقص کا معنی ہوتا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت و روشنی کا چراغ اسی ایک شام کے وقت تک متصف و محدود ہو جائیگا اور ظاہر ہے کہ یہ معنی مراد ہو ہی نہیں سکتا۔

4.7 افعال ناقصہ بشکل تامہ

ما فتئ ، مازال اور ليس کے علاوہ سارے ہی افعال ناقصہ تام بھی استعمال ہوتے ہیں یعنی عام فعلوں کی طرح صرف مسند الیہ کو فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع کرتے ہوئے جملہ پورا کرتے ہیں اور خبر کے محتاج نہیں ہوتے، اور جب ایسا ہو یعنی وہ صرف فاعل کے ساتھ مل کر جملہ مکمل کر رہے ہوں تو حسب ذیل معنوں میں مستعمل

ہوتے ہیں:

۱۔ کان: بمعنی ثبت ، وقع ، حدث ، حصل یا وُجد یعنی ہوا یا ہو جیسے تلبّدت السماء فکان المطرُ ، سأتابع أخباره أينما كان، یا جیسے قول باری تعالیٰ ”اِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئاً أَنْ يَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ“ اور جیسے باری تعالیٰ کا قول ”وِاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ“ ، ما شاء الله كان و مالم يشأ لم يكن بمعنی ما شاء وقع اور ما لم يشأ لم يقع، ينبت الزرع حيث يكون الماء۔

مثال اول میں کان بطور فعل تام استعمال ہوا ہے اور صرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ پورا کر رہا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ حصل کے معنی میں مستعمل ہے جس کا مطلب ہے آسمان ابر آلود ہوا پھر بارش ہوئی۔

دوسری مثال میں بھی کان فعل تام ہے اور اس میں ھو کی ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل ہے جو جملہ کے پچھلے حصہ میں وارد ضمیر مجرور متصل ہُ کی جانب راجع ہے، پورے جملہ کا مفہوم ہے: وہ جہاں کہیں بھی ہو میں اس کا پتہ لگا تا رہوں گا۔ سو یہاں پر کان بمعنی وُجد ہے۔

تیسری مثال بھی جو باری تعالیٰ کا قول ہے کان کے فعل تام مستعمل ہونے پر مشتمل ہے جس میں ”کن“ اور ”یکون“ امر کے صیغے ہیں اور صرف فاعل کے ساتھ ہی اپنا معنی مکمل کر رہے ہیں، آیت کا ترجمہ ہے: اس کا حکم تو ایسا ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے کہتا ہے ہو جا، پس وہ چیز ہو جاتی ہے۔

چوتھی مثال میں بھی کان بطور فعل تام مستعمل ہے اور صرف فاعل سے ہی مل کر جملہ مکمل کر رہا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں ہے، آیت کا ترجمہ ہے: اگر کوئی تنگ دست ہو تو فراخی تک اسے مہلت دو۔

پانچویں مثال میں بھی کان فعل تام ہے اور وقع یعنی ہوا کے معنی میں استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے: اللہ نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا۔ چنانچہ اس مثال میں بھی وہ صرف فاعل یعنی ضمیر مستتر ھو سے مل کر جملہ پورا کر رہا ہے۔

چھٹی مثال میں بھی یکون بطور فعل تام کے وارد ہے اور صرف فاعل الماء سے مل کر جملہ پورا کر رہا ہے۔ جملہ کا مفہوم ہے: کھیتی وہیں اگتی ہے جہاں پانی ہوتا ہے۔

۲۔ صار: بمعنی رجع یعنی لوٹا جیسے أَلَا اِلَى اللهِ تَصِيْرُ الْأُمُوْرُ (سن لو معاملات اللہ کی جانب ہی لوٹتے ہیں)۔ اس مثال میں تصیر صیغہ مضارع بطور فعل تام مستعمل ہے جو ترجع یا تنتقل کے معنی میں ہے اور اس صورت میں صرف اپنے فاعل الأمور کے ساتھ مل کر جملہ پورا کر رہا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۔ أصبح: بمعنی دخل في الصباح یعنی صبح کی جیسے اللهم بك أصبحنا، یا جیسے قول باری تعالیٰ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ، یا جیسے بات الرجل ماشيا حتى أصبح۔

مذکورہ تینوں مثالوں میں أصبحنا ، مصبحين اور أصبح صبح کرنے کے معنی میں مستعمل ہیں اور صرف فاعل سے مل کر جملہ مکمل کر رہے ہیں۔ چنانچہ پہلی مثال میں جس کا معنی ہے اے اللہ ہم نے تیرے ہی نام سے صبح کی أصبحنا جمع متکلم کا صیغہ صرف اپنے فاعل یعنی نا ضمیر مرفوع متصل سے مل کر جملہ مفیدہ بنا رہا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں ہے جبکہ دوسری مثال میں بھی بعینہ اسی طرز پر مصبحین اسم فاعل کا صیغہ ہے اور اس میں ھم کی ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے اور خبر کی ضرورت نہیں ہے آیت کا مطلب ہے: ان باغ والوں نے صبح کرتے ہوئے ایک دوسرے کو آواز لگائی۔ ایسے ہی تیسری مثال میں بات فعل ناقص ہے، الرجل اس کا اسم ہے اور ماشیا اس کی خبر جب کہ أصبح فعل تام اپنے فاعل ھو کی ضمیر مستتر سے مل کر جملہ پورا کر رہا ہے، مثال کا معنی ہے: آدمی رات بھر چلتا رہا یہاں تک کہ صبح کر دی۔

۴۔ أمسى: بمعنی دخل في المساء یعنی شام کی جیسے اللهم بك أمسينا (اے اللہ ہم نے تیرے ہی نام پر شام کی)، خرجنا من الصباح حتى أمسينا ، كلما أمسيتُ حاسبتُ نفسي وغیرہ۔ ان سبھی مثالوں میں بھی أمسى فعل تام ہے اور صرف فاعل سے جملہ مکمل کر رہا ہے۔

میں بھی اللہ تعالی نے تمسون اور تصبحون فعلوں کو بطور تام استعمال کیا ہے جن میں أنتم کی ضمیر ان کا فاعل بن رہی ہے اور خبر کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۔ أضحی: بمعنی دخل في الضحی یعنی چاشت کیا جیسے بَقِيَ الحارث یحرث أرضه حتی أضحی (کسان اپنا کھیت جوتتا رہا یہاں تک کہ چاشت کر دیا) ، نام الولد حتی أضحی (بچہ سوتا رہا یہاں تک کہ چاشت کر دیا) ان مثالوں میں بھی أضحی فعل بطور تام آیا ہے اور صرف اپنے فاعل یعنی ھو ضمیر سے مل کر جملہ پورا کر رہا ہے۔

٦۔ ظل: بمعنی دام و استمر یعنی باقی رہا جیسے ظل الرئیس علی موقفه (صدر اپنے موقف پر جما رہا)، لو ظلت العداوۃ لأدت الی القتال (اگر دشمنی باقی رہی تو جنگ تک لے جائے گی)۔

مذکورہ دونوں ہی مثالوں میں ظل فعل بطور تام مستعمل ہے اور صرف اپنے فاعل سے ہی جملہ پورا کر رہا ہے اور خبر کا محتاج نہیں ہے۔

۷۔ دام: بمعنی بقی و استمر یعنی باقی رہا جیسے خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ (وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین باقی ہیں)۔ اس مثال میں السماوات اور الأرض، دامت فعل کا فاعل ہیں جو بغیر خبر کے بطور فعل تام استعمال ہوا ہے۔ یا جیسے شاعر کا شعر:

صَدَدْتِ فَأَطْوَلْتِ الصُّدُودَ وَ قَلَّمَا وِصَالٌ عَلَى طُوْلِ الصُّدُوْدِ يَدُوْمُ

(تم نے رخ پھیر لیا، پھر اس بے اعتنائی کو طویل کر دیا، کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ طویل جدائی کے بعد ہونے والا کوئی وصال باقی و مستمر رہتا ہے)۔

درج بالا شعر میں یدوم فعل مضارع کا صیغہ تام استعمال ہوا ہے جس میں ھو کی ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل ہے جو وصال کی طرف لوٹ رہی ہے اور خبر کی ضروت نہیں ہے۔

۸۔ بات: بمعنی دخل في اللیل یا أدرکه اللیل یعنی رات گزاری، جیسے أوَتِ الطیور الی أعشاشها فباتت (پرندوں نے اپنے گھونسلوں میں پناہ لی اور رات گزاری) اس مثال میں باتت فعل بطور تام مستعمل ہے جس میں ھی کی ضمیر الطیور کی طرف راجع ہے اور فاعل بن رہی ہے۔ ایسے ہی بات الغریب في بیتنا جیسی مثال میں بھی بات فعل تام مستعمل ہے۔ شاعر کا شعر ہے:

تُشَبُّ لِمَقْرُورَيْنِ يَصْطَلِيَانِهَا وَبَاتَ عَلَى النَّارِ النَّدَى وَ الْمُحَلَّقُ

(وہ آگ دو سردی کھائے ہوئے لوگوں کے لیے جلائی جاتی ہے، اور اس آگ کے پاس فیاضی اور محلق نامی شخص نے رات گزاری)۔

مذکورہ شعر میں مشہور جاہلی شاعر اعشی نے محلق نامی شخص کی مدح کی ہے اور اس کی داد و دہش اور مہمان نوازی کے گن گائے ہیں چنانچہ اس نے دوسرے مصرع میں بات فعل تام استعمال کیا ہے جس کا فاعل الندی اور المحلق ہیں اور جملہ میں خبر کی ضرورت نہیں ہے۔

۹۔ بَرِح: بمعنی فارق یعنی چھوڑ دیا، الگ ہو گیا، ہٹ گیا، ختم ہوا، جیسے قول باری تعالی "لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ" (میں نہیں ہٹوں گا یہاں تک کہ سنگم تک پہونچ جاؤں) اس مثال میں لا أبرح فعل ناقص نہیں بلکہ تام ہے جس میں أنا کی ضمیر اس کا فاعل ہے اور جملہ بغیر خبر کے احتیاج کے اپنا معنی پورا کر رہا ہے۔ یا جیسے شاعر کا شعر:

جَرَحْتُ خَدَّيْهِ بِلَحْظِي فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى اقْتَصَّ مِنْ قَلْبِي

(میں نے اس کے دونوں رخساروں کو اپنی نگاہ سے زخمی کر دیا پھر میں اس وقت تک نہیں ہٹا جب تک کہ اس نے میرے دل سے قصاص نہ لے لیا)۔

شعر ھذا میں شاعر نے برحتُ فعل بطور تام استعمال کیا ہے جس میں أنا کی ضمیر اس کا فاعل ہے اور عام فعلوں کی طرح بغیر خبر کے جملہ پورا ہو رہا ہے۔

۱۰۔ **انفک:** بمعنی انفصل یعنی جدا ہوا، الگ ہوا جیسے ما انفك عظم المفصل عن موضعه (جوڑ کی ہڈی اپنی جگہ سے نہیں سرکی) اس مثال میں ما انفك فعل تام ہے اور عظمُ المفصل اس کا فاعل ہے اور جملہ بغیر خبر کی موجودگی کے مکمل ہو رہا ہے۔

انفك کبھی انحلّ یعنی کھل جانے کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور اس وقت بھی تام ہوتا ہے جو صرف فاعل سے جملہ پورا کرتا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے لن تنفك العُقدةُ (گرہ ہرگز نہیں کھلے گی)۔

4.8 افعال ناقصہ کا اسم

چونکہ افعال ناقصہ کا اسم کسی فعل ناقص کے دخول سے قبل مبتدا ہوتا ہے اس لیے یا تو وہ کوئی اسم معرب ہوتا ہے یا کوئی اسم مبنی، اور اس پر فاعل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے فاعل ہی کے سارے احکام جاری ہوتے ہیں، چنانچہ وہ فاعل ہی کی طرح محل رفع میں ہوتا ہے اور اس کے مطابق ہی فعل ناقص کو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث استعمال کیا جاتا ہے جس کی تفصیل گزشتہ صفحات میں فاعل و نائب کے احکام و اقسام کے مباحث میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے، بر سبیل تذکرہ چند مثالیں دی جا رہی ہیں۔

كان زيدٌ قائما (زید کھڑا تھا) اس مثال میں کان فعل ناقص کا اسم زیدٌ اسم ظاہر ہے اور ضمہ کے ساتھ محل رفع میں ہے، زید چونکہ مذکر ہے اس لیے کان فعل ناقص بھی مذکر ہی استعمال ہوا ہے۔

صارت المدرّسة مديرة (استانی پرنسپل بن گئی) اس مثال میں المدرسة، صارت فعل ناقص کا اسم ہے اور اس کے مؤنث ہونے کے سبب فعل ناقص کو بھی واحد مؤنث لایا گیا ہے۔

ظلت الحرب شديدة (لڑائی دن بھر سخت رہی) اس مثال میں چونکہ ظل فعل ناقص کا اسم الحرب مؤنث مجازی ہے اس لیے فعل کو جوازاً مؤنث استعمال کیا گیا ہے تاہم ظل الحرب شديدة بھی کہنا درست ہوگا۔

أصبحت متفائلا (میں رجائیت پسند بن گیا) اس مثال میں أصبحت فعل ناقص بمعنی صار ہے اور تاء متحرک اس کا اسم ہے جو مبنی ہے اور محل رفع میں ہے۔

أمسى هذا المريض مستريحا (یہ مریض شام تک آرام کرتا رہا) اس مثال میں هذا اس اشارہ مبنی محل رفع میں ہے اور أمسى فعل ناقص کا اسم ہے۔

لا يزال الذي جاء أمس مريضاً (وہ آدمی جو کل آیا ابھی تک بیمار ہے) اس مثال میں الذی اسم موصول اپنے صلہ جاء سے مل کر لا یزال فعل ناقص کا اسم واقع ہو رہا ہے اور محل رفع میں مبنی ہے جبکہ مریضا خبر واقع ہے۔

ارتقى الزعيمان و صارا وزيرين (دونوں لیڈروں نے ترقی کی اور وزیر بن گئے) یہاں صارا فعل ناقص اپنے مرجع الزعیمان کے مطابق تثنیہ استعمال کیا گیا جس میں هما کی پوشیدہ ضمیر محل رفع میں اس کا اسم ہے جبکہ وزیرین خبر ہونے کے سبب محل نصب میں ہے۔

ليس اليوم فاطمة حاضرةً (فاطمہ آج حاضر نہیں ہے) اس مثال میں لیس فعل ناقص اور اس کے اسم فاطمة جو کہ مؤنث حقیقی ہے کے درمیان الیوم کے ذریعہ فصل کر دیا گیا ہے اسی لیے فعل ناقص کو مؤنث استعمال کرنے کے ساتھ مذکر لانا بھی جائز ہے، چنانچہ ليست اليوم فاطمة حاضرة کہنا بھی درست ہوگا۔

4.9 افعال ناقصہ کی خبر

افعال ناقصہ کی خبر چونکہ مبتدا و خبر پر مشتمل جملہ اسمیہ کی خبر کے حکم میں ہوتی ہے اس لیے اس پر خبر کے سارے احکام جاری ہوتے ہیں ماسوا اعرابی حالت کے، کیونکہ فعل ناقص کی خبر مفعول بہ سے مشابہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتی ہے۔ چنانچہ مبتدا کی خبر کی طرح اس کی بھی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ اسم مفرد: جیسے کان باب الغرفة مغلقا (**کمرے کا دروازہ بند تھا**) کانت الخنساء شاعرة الرثاء (**حضرت خنساء رضی اللہ تعالی عنہا مرثیہ کی شاعرہ تھیں**) ظل البابان مفتوحَینِ (**دونوں دروازے دن بھر کھلے رہے**) لایذهب المؤظف الی مکتبه مادام والداه مریضَینِ (**ملازم اپنے آفس نہیں جائیگا جب تک اس کے والدین بیمار ہیں**) لایزال شعراء المعلقات مشهورِیْنَ (**معلقات کے شعراء اب تک مشہور ہیں**) باتت الأمهات ساهراتٍ (**مائیں شب بھر جاگتی رہیں**)۔

مذکورہ سبھی مثالوں میں افعال ناقصہ کی خبر اسم مفرد ہے چنانچہ پہلی مثال میں مغلقا مفرد، دوسری مثال میں شاعرة الرثاء مرکب اضافی، تیسری مثال میں مفتوحین تثنیہ، چوتھی مثال میں مریضین تثنیہ، پانچویں مثال میں مشهورین جمع مذکر سالم، جبکہ چھٹی مثال میں ساهرات جمع مؤنث سالم ہے۔ یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ مفرد سے مراد وہ نہیں ہے جو تثنیہ وجمع کے مقابلہ میں ہوتا ہے بلکہ اس سے مراد وہ کلمات ہیں جو جملہ یا شبہ جملہ نہیں ہیں چاہے وہ واحد ہوں یا تثنیہ یا جمع یا ایسے ہی مرکب توصیفی ومرکب اضافی۔ اسی لیے مثالوں میں واقع سبھی خبریں مفرد کہلاتی ہیں۔

۲۔ جملہ: جیسے کانت الساعة عقربها لامعٌ (**گھڑی کی سوئی چمک دار تھی**) کان زیدٌ خادماه وفیّان (**زید کے دونوں ملازم وفادار تھے**) لایزال الاسلام متبّعوه بعیدون عن المعاصي (**اسلام کے پیروکار ہمیشہ گناہوں سے دور رہتے ہیں**) مابرح الطالب یجتهد في الدراسة (**طالب علم برابر تعلیم میں محنت کرتا رہا**) ما انفك أعداء الاسلام یکیدون له (**دشمنان اسلام ہمیشہ اس کے خلاف سازشیں کرتے رہے**) لاتفتأ الزوجة المؤمنة تطیع زوجها (**مومن بیوی ہمیشہ اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہے**)۔

پہلی، دوسری اور تیسری مثالوں میں افعال ناقصہ کی خبریں جملہ اسمیہ واقع ہوئی ہیں اور ان تمام جملوں میں ایک ضمیر بارز ہے جو تذکیر وتانیث میں فعل ناقص کے اسم کے مطابق ہے اور اسی کی طرف راجع ہے، ایسا اس لیے کہ خبر جب جملہ اسمیہ ہوتی ہے تو وجوبی طور پر ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹتی ہے اور مبتدا وخبر کے درمیان ربط کا کام دیتی ہے۔ نیز یہ تمام خبریں تقدیرا محل نصب میں ہیں جب کہ لفظا حالت رفع میں، کیوں کہ جملہ اسمیہ جب افعال ناقصہ کی خبر ہو تو اس کے پہلے جز کو مبتدا ہونے کے سبب مرفوع پڑھا جاتا ہے اور لفظی طور پر فعل ناقص اس پورے جملہ پر اثر انداز نہیں ہوتا جو مبتدا وخبر کی شکل میں جملہ ہونے کے بعد اس کی خبر بنے۔

چوتھی، پانچویں اور چھٹی مثالوں میں افعال ناقصہ کی خبر جملہ فعلیہ ہے اور محل نصب میں ہے جس میں سے ہر ایک میں ایک ضمیر مستتر ہے جو افعال ناقصہ کے اسم اور خبر کے درمیان ربط کا کام دے رہی ہے۔ چنانچہ خبر کے جملہ فعلیہ ہونے کی صورت میں اس کے اندر وارد فعل کے صیغہ کو تذکیر وتانیث اور وحدت وجمعیت میں مبتدا کے مطابق استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے اصول طلبہ کو فاعل ونائب فاعل اور مبتدا وخبر کے مباحث میں تفصیل سے سمجھائے گئے ہیں، اس لیے طلبہ کو چاہیے کہ ان مباحث کا مراجعہ کرلیں تاکہ وہ اصول ذہن نشین ہوجائیں۔

۳۔ شبہ جملہ: جیسے کان القلم فوق المنضدة (**قلم تپائی یا ڈسک پر تھا**) کانت الطیور فوق الشجرة (**پرندے درخت پر تھے**) بات الناس بین الخوف والرجاء (**لوگ رات بھر خوف ورجاء میں رہے**) لایزال قلب الانسان بین اِصبعي الرحمٰن (**انسان کا دل ہمیشہ رحمان کی دوانگلیوں کے درمیان رہتا ہے**) لن ینفك الکسلان في حیرة و تردد (**کاہل ہمیشہ حیرت اور تردد میں رہے گا**) لایفتأ الأتقیاء في ظِلال و عیونٍ (**پرہیزگار لوگ برابر سایوں اور چشموں میں رہیں گے**) لایزال المرء في سلامة مادام یحفظ لسانه (**انسان جب تک اپنی زبان کی حفاظت کرتا رہے گا سلامتی میں رہے گا**)۔

درج بالا سبھی مثالوں میں افعال ناقصہ کی خبر شبہ جملہ یعنی ظرف اور جار مجرور ہے، چنانچہ وہ پہلی چار مثالوں میں ظرف ہے جب کہ آخر کی تینوں مثالوں میں جار مجرور ہے اور ان سبھی مثالوں میں شبہ جملہ سے پہلے معنی کی مناسبت سے ایک فعل یا شبہ فعل محذوف مانا جائے گا جو کائن، ثابت، موجود، مستقر اور حاصل وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوگا اور ظرف یا جار مجرور اسی سے متعلق ہوگا۔

آخری مثال مادام فعل ناقص کی خبر کے جملہ فعلیہ واقع ہونے کی بھی ہے کیونکہ اس میں مادام فعل ناقص کا اسم ضمیر مستتر ھو ہے جبکہ یحفظ لسانه پورا جملہ اس کی خبر ہے۔

4.10 افعال ناقصہ کے اسم وخبر کی تقدیم وتاخیر

افعال ناقصہ کے اسم وخبر چونکہ مبتدا اور خبر ہوتے ہیں اس لیے اصلاً ان کا اسم پہلے اور خبر بعد میں آتی ہے تاہم اس کے برعکس کبھی خبر کو اسم پر وجوباً اور کبھی جوازاً مقدم کیا جاتا ہے، ایسے ہی کبھی ان کے اسم کو خبر پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے، جس کا ذیل کی شقوں میں اجمالاً تذکرہ کیا جارہا ہے۔

4.10.1 اسم افعال ناقصہ کی وجوبی تقدیم

افعال ناقصہ کے اسم کی ان کی خبر پر وجوبی تقدیم کی وہی صورتیں ہیں جو جملہ فعلیہ میں فاعل کی مفعول بہ پر وجوبی تقدیم کی صورتیں ہیں، تاہم کچھ افعال ناقصہ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا اسم ہر حال میں خبر پر مقدم ہوتا ہے، تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جب افعال ناقصہ کا اسم ضمیر متصل ہو جو ہر حال میں فعل سے متصل ہو کر ہی آتی ہے جیسے لَمْ أَكُ بَغِيّاً ، كنت كنزا مخفيا ، لازلتَ بخير ، مازلتُ أرميهم بثغرة نحره ، صرتُ مهندساً ، بِتُّ متألما۔

مذکورہ تمام مثالوں میں تاءِ متحرکہ ضمیر مرفوع متصل افعال ناقصہ کا اسم ہے جو فعل سے الگ ہو کر استعمال نہیں کی جاسکتی اس لیے وہ ہر حال میں ان افعال کے فوراً بعد ذکر کی گئی ہے جس کے بعد خبر لائی گئی ہے۔ البتہ پہلی مثال لَمْ أَكُ بَغِيّاً میں ضمیر مستتر أنا اسم واقع ہوگی اور بغیاً خبر۔

۲۔ جب افعال ناقصہ کے اسم وخبر ایسے اسماء ہوں جن کی اضافت یائے متکلم کی طرف کی گئی ہو اور رفع ونصب کا اعراب ظاہر نہ کیا جاسکتا ہو جیسے صار صديقي عدوي (میرا دوست میرا دشمن بن گیا) اس مثال میں صار کے اسم وخبر ایسے اسماء ہیں جن پر اسم وخبر ہونے کا اعراب ظاہر نہیں کیا جاسکتا لہذا اسم کو پہلے اور خبر کو بعد میں مذکور کرنا ضروری ہوگا تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون سا اسم مسند الیہ ہے اور کون سا مسند، یہ اور اس طرح کی تمام مثالوں میں جو لفظ پہلے ہوگا وہ اسم بنے گا اور جو بعد میں آئے گا اسے خبر مانا جائے گا۔

۳۔ جب افعال ناقصہ کی خبر میں حصر کے معنی پیدا کیے گئے ہو یعنی ان کے اسم کو ان کی خبر میں محصور کر دیا گیا ہو جیسے انما كان الجرير شاعراً جس کا مطلب ہے جریر صرف شاعر تھا، اور یہی مفہوم اسم کا خبر میں محصور ہونے کا ہے، اس جملہ کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ما كان جريرٌ الا شاعراً یعنی جریر صرف ایک شاعر تھا اور شاعری کی صفت کے علاوہ اس میں اور کوئی صفت نہ تھی۔ اگر اس جملہ میں خبر کو اسم پر مقدم کرتے ہوئے یوں کہا جائے کہ انما كان شاعراً الجريرُ بمعنی ماكان شاعرا اِلا الجرير تو پورا مفہوم ہی بدل جائے گا اور اس وقت مفہوم ہوگا کہ شاعر صرف جریر تھا اور ظاہر ہے کہ یہ معنی مراد نہیں ہے۔

۴۔ جب افعال ناقصہ کی خبر کوئی جملہ ہو خواہ جملہ اسمیہ ہو جیسے كانت الحديقة أزهارها جميلة (باغ کے پھول خوبصورت تھے) یا جملہ فعلیہ جیسے ما برح زيد يضرب (زید برابر مارتا رہا)۔

۵۔ افعال ناقصہ میں وہ افعال جو ما سے شروع ہوتے ہیں ان کا اسم بھی خبر پر وجوباً مقدم ہوتا ہے جیسے ما انفك الحرّ شديداً (گرمی اب تک شدید ہے) لاتزال النتيجة مجهولة (رزلٹ ابھی تک معلوم نہیں ہے)۔

4.10.2 خبر افعال ناقصہ کی وجوبی تقدیم

چار صورتیں ایسی ہوتی ہیں جب افعال ناقصہ کی خبر کو ان کے اسم پر وجوباً مقدم کیا جاتا ہے۔

۱۔ جب خبر شبہ جملہ یعنی ظرف یا جار مجرور ہو اور اسم، نکرہ غیر مخصوصہ ہو یعنی اس اسم کی نہ تو اضافت کی گئی ہو اور نہ ہی کوئی صفت لائی گئی ہو تو اس صورت میں خبر کو اسم پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے جیسے كان في بيته رجلٌ ، كان خلفَ الباب حارسٌ ، لايزال على المكتب قلمٌ ، أصبح في المكتبة طالب (ایک طالب علم صبح تک لائبریری میں رہا)۔

درج بالا تمام مثالوں میں افعال ناقصہ کی خبر شبہ جملہ یعنی ظرف اور جار مجرور پر مشتمل ہے جبکہ ان کا اسم ایک ایسا نکرہ ہے جس کی صفت یا اضافت کے ذریعہ تخصیص نہیں کی گئی ہے، اس لیے خبر کو اسم پر وجوبا مقدم کیا گیا ہے۔

۲۔ جب افعال ناقصہ کے اسم میں کوئی ایسی ضمیر ہو جو خبر کی طرف لوٹتی ہو تو اس صورت میں بھی خبر کو اسم پر مقدم کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ اضمار قبل الذکر لازم نہ آئے جو نحو کی رو سے ضعیف و ناجائز ہے جیسے کان في المصنع صاحبُه ، کان للعامل جزاءُ عملِه۔

پہلی مثال میں " صاحبه " میں ہُ ضمیر متصل " المصنع " کی طرف لوٹتی ہے جبکہ دوسری مثال میں "جزاءُ عملِه" میں پائی جانے والی ضمیر " ہُ " العامل کی جانب، اسی لیے ان جیسی مثالوں میں خبر کا اسم کے بعد آنا واجب ہوتا ہے تاکہ ضمیر کے مرجع یعنی جس کی طرف وہ لوٹتی ہے اس کا ذکر پہلے ہو جائے اور جملہ اضمار قبل الذکر کی خرابی وضعف سے پاک ہو جائے۔

۳۔ جب افعال ناقصہ کی خبر کو ان کے اسم میں محصور کر دیا گیا ہو تو خبر کی تقدیم واجب ہوتی ہے جیسے انما کان محمودا من یجتهد ، ما کان شاعراً اِلاّ اقبالٌ۔

پہلی مثال میں خبر اسم میں اس طور پر محصور ہے کہ لفظ محمود کا انطباق صرف اس شخص پر ہو سکتا ہے جو محنت کرتا ہو یعنی جو محنت کرتا ہے وہی لائق ستائش و قابل توصیف ہے۔ گویا جو محنت اور جدوجہد نہیں کرتا وہ قابل تعریف نہیں ہوتا۔ اس جملہ میں اگر ہم اسم کو پہلے ذکر کریں اور خبر کو بعد میں اور کہیں کہ انما کان المجتهد محموداً تو معنی بدل جائے گا اور اس وقت مفہوم ہوگا کہ محنت کرنے والا صرف تعریف کا مستحق ہے دیگر کسی اور چیز کا نہیں اور ظاہر ہے کہ یہ معنی مطلوب نہیں ہیں۔

دوسری مثال کا مطلب ہے کہ شاعر تو صرف اقبال ہی تھے، گویا اس جملہ میں اچھی شاعری کی صفت سے صرف علامہ اقبال کو متصف کیا گیا اور فعل ناقص کے اسم کو اس کی خبر میں محصور کر دیا گیا جبکہ اس کے برعکس اگر ہم اسم کو پہلے لائیں اور خبر کو بعد میں اور کہیں کہ ماکان اقبال الا شاعراً تو معنی ہوگا کہ اقبال محض ایک شاعر تھے اور دوسری کوئی خوبی ان میں نہ تھی اور ظاہر ہے کہ یہ معنی مراد نہیں تھے اسی لیے کان فعل ناقص کی خبر کو اس کے اسم پر وجوبا مقدم کیا گیا۔

۴۔ جب افعال ناقصہ کی خبر ان اسماء میں سے ہو جو جملہ کے شروع میں ہی آتے ہیں جیسے اسماء استفہام تو اس خبر کو فعل ناقص سمیت اس کے اسم پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے جیسے أین کان زیدٌ؟ ، متی کان السفر؟ ۔

پہلی مثال میں أین جبکہ دوسری مثال میں متی اسماء استفہام ہیں جو ہر حال میں جملہ کے شروع میں ہی آتے ہیں اسی لیے ان کو کان اور اس کے اسم دونوں پر وجوبا مقدم کیا گیا ہے۔

4.10.3 خبر افعال ناقصہ کی جوازی تقدیم

ان تمام صورتوں میں جہاں افعال ناقصہ کے اسم اور خبر کی تعیین ہو رہی ہو اور مسند الیہ اور مسند دونوں پہچانے جا رہے ہوں اسم اور خبر کو ایک دوسرے پر مقدم ومؤخر کرنا جائز ہوتا ہے گویا جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر کی ایک دوسرے پر جوازی تقدیم وتاخیر کی جو صورتیں ہیں وہی صورتیں افعال ناقصہ کے اسم وخبر کی بھی ہیں۔ تاہم چند صورتوں میں افعال ناقصہ کی خبر کو جوازاً اسم پر مقدم کیا جاتا ہے جن میں سے پہلی صورت یہ ہے کہ جب خبر کے معنی کو اولیت دینا مقصود ہو مثلا کان ممنوعاً التدخین (ممنوع تھی تمباکو نوشی) یکون منصوبا المفعول (منصوب ہوتا ہے مفعول) وغیرہ۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جب افعال ناقصہ کی خبر شبہ جملہ یعنی جار مجرور یا ظرف ہو اور اس کا اسم معرفہ ہو تو خبر کو جوازی طور پر مقدم کر دیا جاتا ہے تاہم اس کے بعد بھی لانا درست ہوتا ہے جیسے کان في الملعب التلامیذ ، تکون في الصدق النجاة ، کان أمام الجامعة المنتزه ، کانت فوق السریر الوسادة وغیرہ۔

مذکورہ سبھی مثالوں میں خبر شبہ جملہ ہے جبکہ اسم معرفہ ہے اس لیے جوازا خبر کو مقدم کیا جا سکتا ہے جبکہ انھیں اسم کے بعد بھی یعنی اپنے اصل مقام پر بھی لایا جا سکتا ہے۔ ذیل میں دو ایسی مثالیں پیش کی جا رہی ہیں جن میں غور کرنے پر خبر کی تقدیم وتاخیر کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔

۱۔ أصبح الزرع كالصريم   یا   أصبح كالصريم الزرع

۲۔ باتت المودة والإخاء بين سكان البلاد   یا   باتت بين سكان البلاد المودة والإخاء

پہلی مثال کا مفہوم ہے ”کھیتی اس درخت کی طرح ہوگئی جس کے پھل توڑ لیے گئے ہوں“۔ اس مثال کی پہلی صورت میں خبر بشکل جار مجرور اسم کے بعد واقع ہے جیسا کہ مبتدا اور خبر کی ترکیب میں ہوتا ہے جبکہ دوسری صورت میں جوازاً اس کو اسم پر مقدم کیا گیا ہے۔

دوسری مثال کا مطلب ہے ”ملک کے باشندوں کے بیچ محبت و بھائی چارگی ہوگئی“۔ اس مثال میں خبر ظرف پر مشتمل ہے اور پہلی صورت میں اسم کے بعد واقع ہے جبکہ دوسری صورت میں اسم پر مقدم کی گئی ہے اور یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

4.11 چند ضمنی احکام

۱۔ کبھی ليس اور كان کی خبر پر با زائدہ لانا جائز ہوتا ہے اور اس وقت ان کی خبر لفظاً مجرور اور تقدیراً منصوب ہوتی ہے جیسے قول باری تعالیٰ ” أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الحَاكِمِيْنَ “ اور ” أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ المَوْتٰى “ اور ” أَلَيْسَ الصُبْحُ بِقَرِيْبٍ “ اور ”لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ “۔

مگر کان کی خبر پر با زائدہ لانے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے کوئی حرف نفی یا نہی آیا ہو جیسے ” ما كنت بحاضر “ اور ” لاتكن بهازِلٍ “ یا جیسے شاعر کا شعر:

وَ اِنْ مُدَّتِ الأَيْدِي اِلَى الزَّادِ لَمْ أَكُنْ   بِأَعْجَلِهِمْ اِذْ أَجْشَعُ القَومِ أَعْجَلُ

(اور جب چیزوں کو لینے کے لیے ان کی جانب ہاتھ پھیلائے جاتے ہیں تو میں جلد باز نہیں ہوتا جب کہ قوم کا نہایت حریص و لالچی شخص بہت تیزی دکھاتا ہے)

۲۔ افعال ناقصہ کی خبر جب جملہ فعلیہ ہوتی ہے تو خبر میں واقع ہونے والا فعل، فعل مضارع ہوتا ہے جیسے كان الناس يئدون بناتِهم أيامَ الجاهلية (زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی بچیوں کو زندہ درگور کردیتے تھے) مازال الناس يثقون بالتاجر الأمين (لوگ امانت دار تاجر پر ہمیشہ اعتماد کرتے ہیں)۔ تاہم كان ، صار ، أصبح ، أضحى ، أمسى ، ظل اور بات افعال ناقصہ کی خبر فعل ماضی بھی آتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ اس پر قد داخل ہوا ہو جیسے كان الرئيس قد رجع (صدر واپس آچکے تھے)، اور کبھی کبھی بغیر قد کے بھی آتی ہے جبکہ وہ کسی فعل شرط کی خبر بنے جیسے قول باری تعالیٰ ” اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِآيَاتِ اللهِ فَعَلَى اللهِ تَوَكَّلْتُ“ (اے قوم اگر تم کو میرا اپنے درمیان رہنا اور اللہ کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار اور گراں ہو تو میں تو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں)۔

۳۔ کبھی کبھی کان فعل ناقص زائدہ بھی ہوتا ہے جیسے لا يوجد كان مثلك، اس مثال میں كان زائدہ ہے جس سے صرف تاکید مراد ہے۔ اس صورت میں یہ ماضی کے معنی میں ہوتا ہے۔ البتہ اس کو زائدہ کہنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ یہ کسی وقت یا معنی پر دلالت نہیں کرتا بلکہ زائدہ اس لیے کہلاتا ہے کہ یہ کوئی عمل نہیں کرتا، اور نہ ہی اس میں کوئی ضمیر ہوتی ہے اور اس وقت صرف واحد مذکر کے صیغہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ کبھی کان فعل ناقص اپنے اسم سمیت حذف ہوجاتا ہے اور صرف اس کی خبر مذکور ہوتی ہے اور اکثر ایسا اِنْ اور لَوْ شرطیہ کے بعد ہوتا ہے جیسے کہا جائے سِر مُسرعا، اِنْ راكبا، وإنْ ماشيا جس کی تقدیر ہوگی سر مسرعاً اِن كنت راكبا و ان كنت ماشيا۔ یا جیسے کہا جاتا ہے كل انسان يُحاسب على عمله ، اِن خيرا فخيرٌ و اِن شراً فشرّ جس کا مطلب ہوتا ہے اِن كان عمله خيرا فجزاء ه خيرٌ وان كان عمله شرا فجزاء ه شر۔

لو شرطیہ کی مثال جیسے الإطعامَ و لو تمراً جس کی تقدیر ہے الإطعامَ و لو كان المطعوم تمراً۔

کبھی کبھی کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر دونوں کے ساتھ حذف ہوجاتا ہے جیسے کوئی کہے کہ لا تعاشر فلانا فإنّه فاسد الأخلاق، تو جواب دینے والا کہے انی أعاشره و انْ جس کی تقدیر ہوگی انی أعاشره و ان كان فاسد الأخلاق۔ یا جیسے شاعر کا قول:

قَالَتْ بَنَاتُ العَمِّ: يَا سَلْمَى! وَ اِنْ   كَانَ فَقِيراً مُعْدِماً ؟! قَالَتْ: وَ اِنْ

(چچازادیاں کہنے لگیں کہ اے سلمی! اگر وہ کوئی محتاج وفقیر اور خستہ حال ہوتو؟ تو سلمی بولی: گرچہ کہ وہ ہو)

اس شعر کی تقدیری عبارت ہوگی "اِني أتزوجه و اِن كان فقيرا معدما"۔

۵۔ اگر کان کے مضارع مجزوم کا نون ضمیر منصوب سے متصل نہ ہو یا اس کے بعد کوئی ایسا لفظ نہ ہو جس کے حرف اول کو حالت وصل میں ساکن پڑھا جاتا ہو تو اس نون کو حذف کرنا جائز ہوتا ہے جیسے قول باری تعالی "لَم أَكُ بَغِيّاً" (میں بدکار نہیں تھی) یا جیسے مشہور شاعر حطیئہ کا شعر:

أَلَـمْ أَكُ جَـارَكُـمْ وَيَـكُوْنُ بَيْنِي   وَبَيْـنَـكُـمُ الـمَـوَدَّةُ وَ الإِخَـاءُ

(کیا میں تمہارا پڑوسی نہیں ہوں کہ میرے اور تمہارے درمیان محبت واخوت کا رشتہ ہو)

درج بالا دونوں مثالوں میں لم أك کی اصل لم أكن تھی جس کے نون کو جوازا اس لیے حذف کردیا گیا کہ اس کے بعد کوئی ضمیر متصل نہ تھی اور نہ ہی کوئی ایسا حرف جس کو ساکن پڑھا جاسکتا ہو۔

یہی صورت باری تعالی کے اس قول میں بھی ہے "و اِنْ تَكُ حَسَـنَةً يُضَاعِفْهَاوَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْراً عَظِيْماً" (اور اگر وہ کوئی نیکی ہوگی تو اللہ اسے کئی گنا کردے گا اور اپنے پاس سے اجر عظیم بخشے گا)۔

۶۔ ناقص التصریف افعال یعنی مـازال ، مابرح ، مافتئ اور ما انفك سے صرف ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں جبکہ زال یزال فعل ناقص کا مصدر بھی نہیں آتا چنانچہ زولاناً یا زوالاً ناقص کے نہیں بلکہ فعل تام زال یـزول کے مصادر ہیں جن کا معنی ہوتا ہے الگ ہونا، ہٹنا، سرکنا، زائل ہونا، ختم ہونا اور یہی معنی قول باری تعالی میں وارد ہے "اِنّ اللهَ يُمْسِكُ السَمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا"۔

۷۔ افعال ناقصہ میں جو افعال تام التصریف ہوتے ہیں وہ خواہ فعل کی صورت میں ہوں یا صفت کی یا پھر مصدر ہوں، اپنا عمل کرتے ہیں اور اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے يمسي المجتهد مسروراً ، أمسِ أديبا ، كونُك دفيًا خير لك (تمہارا وفادار ہونا تمہارے لیے بہتر ہے) البتہ مصدر بیشتر اسم کی جانب مضاف ہوتا ہے جس کا اسم لفظا مجرور اور تقدیرا مرفوع ہوتا ہے جیسے كونُ الرجلِ مُثَقّـفـا خير لـه (آدمی کا تعلیم یافتہ ہونا اس کے واسطے بہتر ہوتا ہے) اس مثال میں الرجل، کون مصدر ناقص کا اسم ہے اور لفظا مجرور ہے جبکہ تقدیرا مرفوع ہے، بعینہ یہی کیفیت گزشتہ مثال كونك وفيا خير لك میں بھی ہے جس میں ضمیر ك ، کونُ مصدر ناقص کا اسم ہے اور تقدیرا محل رفع میں ہے۔ ایسے ہی سأسامحك لكونك صديقا لي اس مثال میں لام حرف جر برائے تعلیل ہے جس کا کوئی محل اعراب نہیں ہے کون مصدر، ك ضمیر متصل محل رفع میں اس کا اسم ہے اور صديقا، کون مصدر کی خبر ہے جو محل نصب میں ہے۔

۸۔ ما ، لا اور لات یہ تینوں حروف لیس کی طرح ناسخ ہیں اور مبتدا اور خبر پر داخل ہوکر ان کو اپنا اسم اور خبر بناتے ہیں اور نفی کا معنی دیتے ہوئے اسم کو مرفوع اور خبر کو منصوب کردیتے ہیں اس لیے مشابہات لیس کہلاتے ہیں۔ ان کے عمل کے لیے یہ شرط ہوتی ہے کہ ان کی خبر اسم پر مقدم نہ ہو، خبر پر اِلا نہ آئے، لا کے اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں اور ما کی خبر پر اِنْ زائدہ نہ داخل ہوا ہو۔ البتہ لات کے لیے مزید ایک اور شرط ہوتی ہے کہ اس کے اسم وخبر دونوں اسماء زمان (ساعة ، حين ، أوان ، وقت) میں سے کوئی ہو اور ان میں سے کوئی ایک محذوف ہو جیسے مَا هَذَا بَشَراً ، مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ ، لا أستاذ حاضراً ، لا خير ضائعا ، لاتَ وقتَ ندامةٍ (یہ وقت ندامت کا نہیں ہے)۔

مذکورہ مثالوں میں ما ، لا اور لات نفی کے معنی میں ہیں اور اپنے اسم کو لیس کی طرح مرفوع اور خبر کو منصوب کررہے ہیں جبکہ لات کا اسم محذوف ہے اور خبر مذکور ہے، کیونکہ لات کے معمولات میں عموما اس کا اسم محذوف ہوتا ہے اور مذکور نکرہ ہوتا ہے۔ اصل جملہ تھا لات الوقتُ وقتَ ندامة ۔ یہی صورت باری تعالی کے قول میں بھی ہے "كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَ لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ" جو کہ اصل میں ولات الحين حين مناص ہے اور اسم کو شرط کے مطابق حذف کردیا گیا ہے۔

باری تعالی " مَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ "۔

4.12 معلومات کی جانچ

1۔ افعال ناقصہ کسے کہتے ہیں اور ان کو افعال ناقصہ کہنے کی وجہ کیا ہے؟

2۔ فعل متعدی کو فعل ناقص کیوں نہیں کہا جا سکتا؟

3۔ افعال ناقصہ کی تعداد کتنی ہے؟

4۔ بات فعل ناقص کا معنی بتایئے۔

5۔ کان کن کن صیغوں کے ساتھ خبر کے زمانہ کو بتاتا ہے؟

6۔ "وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْراً" میں کون کون سے زمانے پائے جاتے ہیں؟

7۔ صار کا معنی بتایئے۔

8۔ لیس کا معنی بتایئے۔

9۔ صار البرتقال عصيرا کی ترکیب کیجیے۔

10۔ کن کن افعال ناقصہ کی خبر پر باز ائدہ آتا ہے؟

11۔ أصبح، أضحى اور أمسى کن معنوں میں استعمال ہوتے ہیں؟

12۔ ظل فعل ناقص کے لیے کوئی مثال لاکر معنی بتایئے۔

13۔ کون کون سے افعال ناقصہ سے پہلے نفی، نہی یا دعاء کا ہونا ضروری ہے؟

14۔ لاتفتأ بعيدا عن الإثم والعدوان کا مطلب بتایئے۔

15۔ ما دام کا معنی بتایئے اور کوئی مثال دیجیے۔

16۔ تام التصریف افعال ناقصہ کون کون سے ہیں؟

17۔ لیس فعل جامد کیوں کہلاتا ہے؟

18۔ ما دام کے ما کو کیا کہا جاتا ہے؟

19۔ ملحقات صار سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ کن ہی چار افعال کی نشاندہی کیجیے۔

20۔ کون کون سے افعال ناقصہ صار کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں؟

21۔ افعال ناقصہ بشکل تامہ کون کون سے ہیں؟

22۔ ما شاء الله كان و ما لم يشأ لم يكن میں کان اور لم یکن کس طور پر فعل تام ہوں گے؟

23۔ "أَلَا اِلَى اللهِ تَصِيْرُ الْأُمُوْرُ" میں تصیر فعل تام کیسے ہے؟

24۔ انفك عظم المفصل عن موضعه میں عظم المفصل فعل انفك کا اسم ہے یا فاعل؟

25۔ دام فعل تام کے لیے کوئی مثال دیجیے۔

26۔ کس طرح کے اسماء افعال ناقصہ کا اسم بنتے ہیں؟

27۔ ارتقى الزعماء و صاروا وزراء میں صار کا اسم کیا ہے؟

28۔ افعال ناقصہ کی خبر کی کیا قسمیں ہوتی ہیں؟

29۔ جملہ کس طرح خبر بنتا ہے؟ دو مثالیں دیجیے۔

30۔ ما زلتُ أرميهم بثغرة نحره میں فعل ناقص کا اسم وجوبا مقدم کیوں ہے؟

31۔ لا يزال البرد شديدا میں فعل ناقص کا اسم وجوبا مقدم ہے یا جوازا، اور کیوں؟

32۔ افعال ناقصہ کی خبر وجوبی طور پر کتنی صورتوں میں اسم پر مقدم ہوتی ہے؟

33۔ ما كان شاعراً اِلا اقبالٌ کا معنی بتائیے۔

34۔ کسی اسم استفہام کو کسی فعل ناقص کی خبر بناتے ہوئے مثال پیش کیجیے۔

35۔ خبر افعال ناقصہ کی جوازی تقدیم کے لیے کوئی ایک مثال دیجیے۔

36۔ کن افعال ناقصہ کی خبر پر باء زائدہ لانا جائز ہوتا ہے؟

37۔ کن افعال ناقصہ کی خبر فعل ماضی بھی آتی ہے؟

38۔ سِر مُسرِعاً، اِن راكباً و اِن ماشياً میں فعل ناقص اور اس کے اسم کی نشاندہی کیجیے۔

39۔ "وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً فَيُضَاعِفْهَا" میں تكن کے نون کو حذف کرنا کیوں جائز ہوتا ہے؟

40۔ مشابہات لیس کون کون سے ہیں؟

41۔ لات کے عمل کے لیے کیا کیا شرطیں ہوتی ہیں؟

42۔ قول باری تعالی "كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَ لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ" کا ترجمہ کیجیے اور لات کے اسم کی نشاندہی کیجیے۔

4.13 خلاصہ

افعال ناقصہ ان افعال کو کہا جاتا ہے جو مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر ان کی معنوی حالت، ان کے اعراب اور ان کے سابقہ نام کو تبدیل کر دیتے ہیں چنانچہ یہ خبر کے زمانہ کا تعین کرتے ہوئے مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بناتے ہیں نیز اپنے اسم کو مرفوع اور خبر کو منصوب کر دیتے ہیں، چونکہ یہ افعال مصدری معنی سے خالی ہوتے ہیں اور بغیر خبر کے وجود کے جملہ پورا نہیں کرتے اس لیے افعال ناقصہ کہلاتے ہیں۔

کل تیرہ افعال ہیں جن میں کان، صار، ظل، بات، أصبح، أضحى اور أمسى تام التصریف ہوتے ہیں جن سے ماضی، مضارع اور امر تینوں

کے صیغے آتے ہیں، چار افعال ناقص التصریف ہوتے ہیں جن سے امر کا صیغہ نہیں آتا بلکہ صرف ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں اور وہ مازال ، مابرح ، مافتئ اور ماانفك ہیں جبکہ بقیہ دو افعال یعنی مادام اور لیس سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں اور ان کا مضارع وامر نہیں آتا۔

کان اپنے صیغوں ماضی، مضارع اور امر کے مطابق خبر کے زمانہ کو بتاتا ہے تاہم کبھی کسی قرینہ پائے جانے کے وقت یہ زمانہ کی قید سے خالی بھی ہوتا ہے، صار اپنے اسم کو خبر کی صورت میں تبدیل ہوجانے کو بتاتا ہے، لیس خبر کی نفی کرتا ہے، أصبح ، أضحى اور أمسى بالترتیب اپنے اسم کو خبر کے ساتھ صبح ،ضحیٰ اور شام کے اوقات میں متصف بتانے کے لیے آتے ہیں، ظل اپنے وقت کی پوری مدت یعنی دن بھر کے مفہوم اور کبھی کبھی وقت طویل کے مفہوم پر دلالت کرتا ہے، بات اپنے اسم کو خبر کے ساتھ اپنے وقت کی پوری مدت یعنی رات بھر تک متصف بتاتا ہے۔ مازال ، مابرح ، مافتئ اور ماانفك خبر کے استمرار پر دلالت کرتے ہیں اور اسی وقت عمل کرتے ہیں جب ان سے پہلے کوئی حرف نفی، نہی یا دعاء آیا ہو، جبکہ مادام بیان مدت کے لیے آتا ہے اور اپنے ماقبل جملہ میں پائے جانے والے استمرار کو اپنے اسم اور خبر تک محدود کردیتا ہے اور اس پر لازمی طور پر داخل کیا گیا ما ظرفیہ ومصدریہ ہوتا ہے۔

کچھ دیگر افعال بھی صار کے معنی میں مستعمل ہونے کی وجہ سے ملحقات صار کہلاتے ہیں جو عاد ، آض ، غدا ، راح ، تحول ، حار ، استحال ، انقلب ، تبدل ، ارتدّ اور رجع ہیں، چنانچہ یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتدا و خبر کی معنوی واعرابی حالت کو اسی طرح بدل دیتے ہیں جیسے صار کرتا ہے، تاہم جب وہ بطور فعل تام استعمال کیے جائیں تو ان کا حکم عام فعلوں جیسا ہوتا ہے اور صرف فاعل سے مل کر جملہ پورا کرتے ہیں۔

افعال ناقصہ میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی قرینہ کے پائے جانے کے وقت صار کے معنی میں ہوجاتے ہیں اور وہ کان ، ظل ، بات ، أصبح ، أضحى ، أمسى ہیں، تاہم ان کا عمل بعینہ وہی ہوتا ہے جو اپنے اصل معنی میں ہونے کے وقت ہوتا ہے یعنی یہ صرف مبتدا کو خبر کی شکل میں تبدیل ہوجانے کو ہی بتاتے ہیں اور دیگر شرطیں جوں کی توں باقی رہتی ہیں۔

افعال ناقصہ عام حالات میں ناقص ہی استعمال کیے جاتے ہیں یعنی وہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ مکمل کرتے ہیں تاہم مازال ، مافتئ اور لیس کے علاوہ بقیہ سارے ہی افعال کبھی تام بھی مستعمل ہوتے ہیں اور صرف فاعل سے مل کر جملہ پورا کرتے ہیں اور خبر کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ان افعال کا اسم کبھی اسم معرب ہوتا ہے اور کبھی اسم مبنی اور فاعل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس پر فاعل ہی کے سارے احکام نافذ ہوتے ہیں یعنی ان ہی احکام کی رعایت کرتے ہوئے فعل ناقص کو مذکر ومؤنث اور واحد وتثنیہ وجمع استعمال کیا جاتا ہے نیز جس طرح فاعل مرفوع ہوتا ہے ویسے ہی ان افعال کا اسم بھی اعراب بالحرکت یا اعراب بالحرف کے ذریعہ محل رفع میں ہوتا ہے۔

افعال ناقصہ کی خبر مفعول بہ سے مشابہت کی وجہ سے محل نصب میں ہوتی ہے تاہم اس کی بھی وہی قسمیں ہوتی ہیں جو جملہ اسمیہ میں واقع ہونے والی خبر کی ہوتی ہیں یعنی کبھی وہ مفرد ہوتی ہے، کبھی جملہ اسمیہ، کبھی جملہ فعلیہ اور کبھی ظرف وجار مجرور پر مشتمل شبہ جملہ۔

ان افعال کے اسم وخبر کی ترکیب میں گو اصل یہی ہے کہ اسم پہلے ہو اور خبر بعد میں تاہم کبھی اسم کو خبر پر مقدم کرنا اور گاہے خبر کو اسم پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دونوں کی ایک دوسرے پر تقدیم وتاخیر دونوں جائز ہوتی ہے، چنانچہ جب ان افعال کا اسم کوئی ضمیر متصل ہو یا اسم وخبر ایسے اسماء جن پر اعراب ظاہر نہ کیا جاسکتا ہو، ایسے ہی اگر اسم کو خبر میں محصور کردیا گیا ہو یا خبر کوئی جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ ہو یا وہ افعال ما سے شروع ہوتے ہوں تو ایسی صورت میں اسم کو خبر پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

کبھی ان کی خبر وجوبی طور پر اسم پر مقدم ہوجاتی ہے اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب خبر شبہ جملہ ہو اور اسم کوئی نکرہ غیر مخصوصہ، یا اس وقت جب اسم میں پائی جانے والی کوئی ضمیر خبر کی طرف لوٹ رہی ہو یا پھر خبر کو اسم میں محصور کردیا گیا ہو تو خبر کو وجوبا اسم پر مقدم کردیا جاتا ہے۔ البتہ جب اسم اور خبر کی شناخت ہو رہی ہو تو ایک دوسرے پر مقدم ومؤخر کرنا جائز ہوتا ہے۔

لیس اور کان افعال ناقصہ کی خبر پر با زائدہ بھی لایا جاسکتا ہے اور اس وقت وہ لفظا مجرور جبکہ تقدیرا منصوب ہوگی، افعال ناقصہ کی خبر جملہ فعلیہ ہونے کی صورت

میں فعل مضارع کے ساتھ ہوتی ہے تاہم کبھی فعل ماضی کو بھی خبر بنالیا جاتا ہے، گاہے ایسا ہوتا ہے کہ کان فعل ناقص زائدہ ہوتا ہے اور کوئی عمل نہیں کرتا، گاہے اسے اس کے اسم سمیت حذف کر دیا جاتا ہے اور مذکور صرف خبر ہوتی ہے اور کبھی کبھی کسی قرینہ کی موجودگی میں فعل ناقص اپنے اسم وخبر دونوں کے ساتھ حذف ہو جاتا ہے۔ بعض شرطوں کے ساتھ کان کے مضارع مجزوم کے نون کو بھی حذف کرنا جائز ہوتا ہے۔

افعال ناقصہ میں تام التصریف افعال ماضی، مضارع، امر کی صورت میں عامل ہونے کے علاوہ صفت اور مصدر ہو کر بھی عمل کرتے ہیں اور اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جبکہ کچھ ایسے بھی حروف ہوتے ہیں جنھیں مشابہات لیس کہا جاتا ہے اور بعض شرطوں کے ساتھ ویسے ہی عمل کرتے ہیں جس طرح لیس کرتا ہے اور ان کی ترکیب بھی وہی ہوتی ہے جو افعال ناقصہ اور ان کے اسم وخبر کی ہوتی ہے۔

4.14 تمرینات

1۔ ذیل کے جملوں کا ترجمہ کیجیے اور اسم وخبر بتائیے۔

الف: کان الوزیران یناقشان التقاریر حول حوادث العنف هذا الظهر حتی أمسیا۔

ب: ما زال المصلحون آملین أن تُوَجّه الذرة لخدمة السلام۔

ج: يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْياً مَنْسِيّاً۔

د: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُونُوْا قَوَّامِيْنَ بِالقِسْطِ شُهَدَاءَ۔

ہ: ظل القطار واقفا علی الرصیف حتی الغروب۔

و: صارت الطائرة بین السحاب و کان الرّکاب فی أمن و طمانینة۔

ز: انفك الأسراء من السجن و ما انفکت الجهود فی ذلك دائبة۔

2۔ ذیل کے اشعار کا ترجمہ کیجیے اور فعل تام وفعل ناقص کی نشاندہی کیجیے۔

١: مَـابَـالُ خَـدِّكِ لَا يَزَالُ مُـضَـرَّجـاً   بِـدَمٍ وَ لَـحْـظِكِ لَا يَـزَالُ قَـرِيْـبـاً

٢: فَـمَـا بَـرِحُـوا حَتّى رَأَى اللهُ صَبْرَهُم   و حَتّـى أُشِرَّتْ بِالْأَكُفِّ المَصَاحِفُ

٣: أَمَـــا وَالـلـــهِ لَا تَـنْـفَـكُّ عَيْـنِـي   عَـلَيْك بِـدَمْـعِهَـــا أَبَـداً تَـجُـوْدُ

3۔ ذیل کے جملوں میں خبر کی قسمیں بتائیے۔

الف: وَتَكُوْنُ الجِبَالُ كَالعِهْنِ المَنْفُوشِ۔

ب: کان أبو بکر أبوہ قائم۔

ج: تبیت الطیور شبعانات۔

د: ما برحت الصناعة تسیر بخطاً سریعة نحو التطور۔

ہ: لیس الإِیمان بالتمنِّی۔

و: کان أمام المدرسة دُکّان۔

ز: فَظَلَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ۔

ح: أظل واقفا ما دام الأساتذة واقفين۔

4۔ ذیل کے جملوں کو مناسب خبر سے پر کیجیے۔

الف:	بات الولدان	ب:	كان عثمان بن عفان رضى الله عنه ...
ج:	أصبح الطفل	د:	ظل المطر ....
ہ:	أمست الغرفة	و:	ما انفكت الحرب ....
ز:	لا يفتأ العمل	ح:	أضحى الشارع ....
ط:	كن فى عون أخيك ما دمت	ی:	يصير الخشب ....

5۔ درج ذیل جملوں پر مناسب افعال ناقصہ لائیے۔

الف:	........النهر مرتفع	ب:	........العامل نشيط
ج:	........الأمة بخير	د:	........تحسنون العمل
ہ:	........الضوء ضئيل	و:	........العدوّان صديقان
ز:	لن أذهب .... زيد جالس	ح:	........المجهول معلوم

6۔ درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ کیجیے اور ان میں وارد فعل تام و فعل ناقص کی نشاندہی کیجیے۔

الف: وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوْسَى فَارِغاً۔

ب: اِنَّ الذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الاِثْمَ سَيُجْزَونَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ۔

ج: فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُونَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُونَ۔

د: وَاِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدّاً وَ هُوَ كَظِيْمٌ۔

ہ: وَالقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ القَدِيْمِ۔

و: وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ۔

ز: خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ۔

ح: وَأَخَذَ الذِيْنَ ظَلَمُوْا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوْا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ۔

ط: قُلْ سِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ المُكَذِّبِيْنْ۔

ی: قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ، فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ أُخْرىٰ كَافِرَةٌ۔

ک: قَالُوْا نَعْبُدُ أَصْنَاماً فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ۔

7۔ صار کے معنی میں استعمال ہونے والے افعال ناقصہ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

8۔ درج ذیل جملوں میں خبر کی وجوبی تقدیم کی وجوہات بتائیے۔

الف: كان فى المعمل مؤظفه۔

ب: كانت وراء الحجاب فتيات۔

ج: لا يزال بين السحاب طير۔

د: كان للجانى جزاء جريمته۔

و: لم یکن خالق السماوات والأرض وما بینھما اِلا اللہُ۔

9۔ ذیل کے شعر کا ترجمہ کیجیے اور لیس کے اسم وخبر کی نشاندہی کیجیے۔

لَیْسَ لِلبِنْتِ فِي السَّعَادَةِ حَظٌ اِن تَنَاءَ ی عَنْهَا الحَیَاءُ و وَلّی

10۔ صار کے ملحقات میں سے کن ہی چار افعال کو ناقص اور تام ہر دو شکلوں میں استعمال کیجیے اور مثالیں دیجیے۔

11۔ درج ذیل جملوں کی ترکیب کیجیے۔

الف: أَلَیْسَ اللہُ بِعَزِیْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ب: لَسْتَ عَلَیهِم بِمُسَیْطِرٍ

ج: مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِم د: مَا هَذَا بَشَراً

ہ: لا خیر ضائعا و: لا طالب غائبا

ز: لات وقت هروب ح: لَاتَ حِینَ مَنَاصٍ

12۔ ذیل کے جملوں کی تقدیری عبارت کیا بنے گی۔

الف: کل انسان یحاسب علی عمله، اِن خیرا فخیر، واِن شرّا فشرّ۔

ب: التمس و خاتما من حدید۔

ج: أولم ولو بشاة۔

د: قد قیل ما قیل اِن صدقا و اِن کذبا۔

ح۔ قالت بنات العم: یا سلمی و اِن کان فقیرا مُعدما؟! قالت: و اِن

و: الاِطعام ولو تمرا۔

13۔ درج ذیل جملوں میں افعال تامہ اور افعال ناقصہ پہچانیے۔

الف: التقیت المدرس و کان حدیث ب: کان الماء باردا فصار ثلجا

ج: نام الطفل حتی أصبح د: سأعاقب المهمل کائنا من کان

ہ: مادام شئ فی الدار و: بات الغریب فی بیت الوزیر

ز: مشینا النهار کله حتا أمسینا ح: لو ظل الصراع لأدی الی حرب عالمیة

14۔ درج ذیل شعر پر اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجیے۔

ندم البغاة ولات ساعة مندم والبغی مرتع مبتغیه وخیم

15۔ افعال ناقصہ میں سے کسی پانچ کو بطور تام وناقص اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

16۔ ذیل کی آیات میں افعال ناقصہ وافعال تامہ کو نشان زد کیجیے اور تام وناقص ہونے کی وجہ بتائیے۔

اِنّا بَلَونَاهُم كَمَا بَلَونَا أَصحَابَ الجَنّةِ اِذ أقسَمُوا لَيَصرِمُنَّها مُصْبِحِينَ . ولَا يَسْتَثنُونَ . فَطَافَ عَلَيها طَائِفٌ مِن رَبِّكَ وهُمْ نَائِمُونَ . فَأَصبَحَتْ كَالصَّرِيمِ . فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ . أَنِ اغْدُوْا عَلى حَرْثِكُم اِنْ كُنْتُم صَارِمِيْنَ . فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ . أَنْ لا يَدْخُلَنَّها اليَومَ عَلَيكُم مِسْكِيْنٌ . وَغَدَوْا عَلى حَرْدٍ قَادِرِيْنَ .

إِذَا كَـانَ الشِّتَـاءُ فَـأَدْفِـئُـوْنِـي　　فَـإِنَّ الشَّيْـخَ يَهْـدِمُـهُ الشِّتَـاءُ

18۔ ذیل کی عبارت پر اعراب لگائیے اور افعال ناقصہ اور ان کے اسم کی نشاندہی کیجیے۔

كـان الـنـاس فيـما مضى من الزمان يمضون أوقات طويلة ويواجهون مشقات كثيرة عند الانتقال من مكان الى مكان يبـعـد عـنـه مسـافة قـصيـرة. وقـد أصبـحوا الآن بواسطة الطائرات السريعة يقطعون آلاف الأميال فى ساعات قليلة. ويـمسـون آمـنيـن عـلى أنفسهم وأموالهم. ولا يزال مهندسوا الطيران يجدون فى تحسين وسائل الطيران، حتى تقطع الطائرات المسافات الطويلة الشاسعة فى دقائق معدودات، بل فى لحظات. فما أجل نعمة الله بما أعطاهم من العلم.

4.15 فرہنگ

الفاظ		معانی
اُلف: درس میں وارد الفاظ		
الزحام	:	مجمع، بھیڑ، جم غفیر
حامض	:	کھٹا، ترش
اصطرخ يصطرخ	:	چیخنا، فریاد کرنا، مدد چاہنا
الثلج	:	برف
البرتقال	:	نارنگی، سنترہ، موسمی
عصير	:	جوس، رس، نچوڑی ہوئی چیز
حُر	:	آزاد
الجوّ	:	فضا، خلا، ماحول، گردوپیش، آب وہوا
ممطر	:	ابرآلود، بارش والا
المهندس	:	انجینیر
ناضرة	:	سرسبز، تروتازہ، خوشنما، بارونق، شگفتہ
غزير	:	موسلادھار، بکثرت، بہت، بہتات
مُكِبّ	:	منہمک، متوجہ
لامع	:	چمک دار، روشن
الفتاة	:	دوشیزہ، لڑکی
الجريمة	:	جرم، گناہ
عاكفين	:	عاکف کی جمع، متوجہ، مشغول، کسی کام میں لگا رہنے والا
رابح	:	نفع حاصل کرنے والا، کامیاب، نفع بخش
مناهض	:	مخالف، مزاحم، مقابلہ آرا
كاد يكيد	:	سازش کرنا، مکر کرنا، دھوکہ دینا، چال چلنا، ریشہ دوانی کرنا

الوَفِيُّ	:	وفادار، مخلص، وفاشعار
الواجب	:	کام، ذمہ داری، ڈیوٹی
الاشارة	:	سگنل، اشارہ
عبر يعبر	:	پار کرنا، طے کرنا
أوصى يوصى	:	وصیت کرنا، حکم دینا، پابند کرنا، مکلّف ومامور بنانا
نظيف	:	صاف ستھرا
العسل	:	شہد
حلو	:	میٹھا، شیریں
قِرَدة	:	قِرد کی جمع، بندر
خاسئين	:	خاسئ کی جمع، حقیر وذلیل، دھتکارا ہوا
يد	:	ہاتھ، بازو، طاقت، قوت، حمایت
باسم	:	مسکرانے والا، کھلا ہوا
القُضاة	:	القاضی کی جمع، جج، قاضی، مجسٹریٹ
رائق	:	صاف شفاف، صاف ستھرا، اچھا، بہتر، بھلا
ظلمات	:	ظلمة کی جمع، تاریکی، اندھیرا
ساخرين	:	ساخر کی جمع، مسخرہ، مذاق وٹھٹھا کرنے والا، بلا اجرت کام لینے والا
ضئيل	:	مدھم، کمزور، ہلکا
تعرض يتعرض	:	زد میں آنا، نشانہ بننا، سامنے آنا
حرد	:	ارادہ، الگ ہونا، کنارہ کشی
ذئب	:	بھیڑیا
الأعمى	:	اندھا، نابینا
رِقاب	:	رَقَبة کی جمع، گردن
غدا يغدو	:	صبح کے وقت چلنا
الليث	:	شیر
غضبان	:	غضب ناک، سخت ناراض
انقلب ينقلب	:	پلٹنا، لوٹنا، واپس ہونا
عَقِبيه	:	عَقِب کا تثنیہ اور ہٗ ضمیر کی طرف مضاف، ایڑی، نشان قدم
ضَرّ يضُرّ	:	نقصان پہنچانا، تکلیف دینا
استحال يستحيل	:	محال ونا ممکن ہونا
آض يئيض	:	لوٹنا، پلٹنا، واپس ہونا
حار يحور	:	لوٹنا، پلٹنا، واپس ہونا

مغرَقين	:	مُغرَق کی جمع، غرقاب کیا ہوا، ڈبویا ہوا
سَيّر يُسَيِّر	:	چلانا، حرکت دینا
سراب	:	ریت، بے حقیقت، فریب، سراب، ریزہ ریزہ، ٹکڑے ٹکڑے
ألّف يؤلِّف	:	ملانا، جوڑنا، تالیف قلب کرنا
غور	:	گہرائی میں اترا ہوا، پست، نشیب
مَعين	:	جاری، بہتا ہوا، آب جاری
خطير	:	خطرناک، زبردست، بڑا
المجهول	:	نامعلوم
سراج	:	چراغ
مستنير	:	روشن
لاح يلوح	:	چمکنا، نمودار ہونا، نمایاں ہونا
الصَقِيل	:	صیقل کی ہوئی تلوار، چمکدار تلوار، پالش شدہ
بَشّر يُبشِّر	:	خوش خبری دینا، خبر دینا
مُسْوَدّ	:	سیاہ، غم زدہ
كظيم	:	رنجیدہ، دکھی، دل ہی دل میں گھٹنے والا، غضب ناک
أعناق	:	عُنُق کی جمع، گردن
خاضعين	:	خاضع کی جمع، جھکنے والا، عاجز و سرافگندہ ہونے والا، تابع و مطیع
تَلَبَّد يتلبّد	:	ابر آلود ہونا، گھنا ہونا
ذو عُسرة	:	تنگ حال، تنگ دست، پریشان
نَظِرَة	:	مہلت، انتظار
مَيْسَرَة	:	فراخی، کشادگی، آسانی
نبت ينبت	:	اگنا، کھیتی یا سبزہ وغیرہ کا ظاہر ہونا
الأمور	:	الأمر کی جمع، معاملات، احکام
ماشي	:	پیدل چلنے والا
تنادَى يتنادَى	:	ایک دوسرے کو پکارنا، جمع کرنا
الحارث	:	کسان، کھیت جوتنے والا، ہل چلانے والا
حرث يحرث	:	کھیت جوتنا، ہل چلانا
العداوة	:	دشمنی، عداوت
صَدّ يَصُدّ	:	روکنا، باز رکھنا، منہ پھیرنا، بے اعتنائی برتنا
أطول يُطوِل	:	طویل کرنا، لمبا کرنا
الصدود	:	بے رخی، بے اعتنائی، جدائی

أوى يأوَى	:	پناہ لینا، قیام کرنا، لوٹنا
أعشاش	:	عُش کی جمع، گھونسلا، آشیانہ
شَبّ يشُبّ	:	آگ روشن کرنا، آگ جلانا، روشن کرنا
مقرورَينِ	:	مقرور کا تثنیہ، دوسردی کھائے ہوئے شخص، دوٹھٹھرتے ہوئے شخص
اصطلى يصطلى	:	باب افتعال سے، آگ تاپنا، گرمی حاصل کرنا
الندَى	:	سخاوت، فیاضی، دریادلی، شبنم
مجمع البحرين	:	دوسمندروں کے ملنے کی جگہ، سنگم
جرح يجرح	:	زخمی کرنا، زخم لگانا
خد	:	رخسار
لحظ	:	آنکھ، نگاہ، گوشۂ چشم، دزدیدہ نگاہی
اقتص يقتص	:	بدلہ لینا، قصاص لینا
المفصل	:	جوڑ
متفائل	:	رجائیت پسند
مستريح	:	آرام کرنے والا
ارتقى يرتقى	:	ترقی کرنا
ساهرات	:	ساهرة کی جمع، شب بیداری کرنے والیاں
عقرب	:	بچھو، گھڑی کی سوئی
مِنضدة	:	تپائی، میز
الأتقياء	:	التّقِی کی جمع، متقی، پرہیزگار، خداترس لوگ
ظِلال	:	ظِلّ کی جمع، سائے
عيون	:	عین کی جمع، چشمہ، چشمۂ آب
رمى يرمى	:	پھینکنا، مارنا، تیروغیرہ چلانا
ثغرة	:	کشادگی، منھ، ہنسلی کی ہڈیوں کے درمیان کا حصہ
نحر	:	سینہ کا بالائی حصہ، گردن کا نچلا حصہ، گلا
حارس	:	محافظ، نگہبان، پہرہ دار، نگراں
المصنع	:	فیکٹری
التدخين	:	سگریٹ نوشی، تمباکو نوشی
المنتزه	:	پارک، تفریح گاہ
السرير	:	بیڈ، چارپائی
الوِسادة	:	تکیہ، گدا، غالیچہ
الزرع	:	کھیتی

الصريم	:	وہ درخت جس کے پھل توڑ لیے گئے ہوں
أحيى يُحيي	:	زندہ کرنا، روح پھونکنا
الموتی	:	المیّت کی جمع، مردہ، مرا ہوا آدمی
مسیطر	:	نگراں، محافظ
هازل	:	دل لگی کرنے والا، غیر سنجیدہ، مسخرا، چٹکلہ باز
مدّ یمُدّ	:	پھیلانا، بڑھانا
الزاد	:	توشہ، زادراہ، اشیاء خوردنی
أعجل	:	بہت جلد باز
أجشع	:	نہایت حریص، انتہائی لالچی
وئَد يئِد	:	زندہ درگور کرنا، زندہ دفن کرنا
وثَق یثِق	:	بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا، اعتبار کرنا، یقین کرنا
کبُر یکبُر	:	شاق گزرنا، گراں ہونا، دشوار محسوس ہونا، بڑا ہونا، شان و مرتبہ میں بڑا ہونا
مَقام	:	مقام، مرتبہ، کھڑے ہونے کی جگہ، کھڑا ہونا، ہونا
سار یسیر	:	چلنا، رات میں چلنا
أسرع یسرع	:	جلدی کرنا، تیزی دکھانا
اِطعام	:	کھلانا، کھانا کھلانا
عاشر یعاشر	:	ساتھ رہنا، صحبت میں رہنا
فاسد الأخلاق	:	بداخلاق، بدخو
مُعدِم	:	قلاش، محتاج، فقیر، غریب
المَوَدّة	:	محبت، الفت
الإِخاء	:	بھائی چارگی، اخوت
ضاعف یضاعف	:	دوگنا کرنا، بڑھانا، زیادہ کرنا
مثقف	:	تعلیم یافتہ
سامح یسامح	:	نظرانداز کرنا، معاف کرنا، درگزر کرنا
أمهات	:	أمّ کی جمع، مائیں
قرن	:	نسل، لوگ، ایک صدی کے لوگ، صدی
نادی ینادی	:	پکارنا، آواز لگانا
مناص	:	پناہ گاہ، جائے فرار، چھٹکارا، خلاصی
جبار	:	زور کرنے والا
الإِثم	:	گناہ
العدوان	:	دشمنی، زیادتی، جارحیت، حملہ

الزعماء	:	الزعیم کی جمع، لیڈر، رہنما

ب: تمرینات میں واردالفاظ

ناقش يناقش	:	تبادلۂ خیال کرنا، بحث کرنا، رائے زنی کرنا
التقارير	:	التقریر کی جمع، رپورٹ
حوادث	:	حادثة کی جمع، حادثات
العُنف	:	تشدد، سختی
المصلحون	:	المصلح کی جمع، اصلاح کرنے والے، درست کرنے والے
آملين	:	آمل کی جمع، پرامیدلوگ، امید پرقائم لوگ
وجّه يُوَجِّه	:	تابع ومطیع ہونا، لگانا، رخ پرلگانا، راہنمائی کرنا
مَنسِيّا	:	بھولی ہوئی چیز، بھلایاہوا، بےوقعت، ناقابل اعتنا
قوّامين	:	قوّام کی جمع، قائم کرنے والے، نافذکرنے والے
القِسط	:	انصاف، ترازو
شهداء	:	شاهد کی جمع، گواہ
الطائرة	:	ہوائی جہاز، ایروپلین
الرُكّاب	:	الراکب کی جمع، سوار
انفك ينفك	:	آزادہونا، رہائی پانا، کھلنا
الأسراء	:	الأسیر کی جمع، قیدی
الجهود	:	الجهد کی جمع، کوششیں، مساعی
دائبة	:	جاری، معمول پررہنےوالی
ما بالُ	:	کیاہواہے؟، کیاحالت ہے؟
مُضرّج	:	لت پت، سرخ آلود، خون آلود، لتھڑاہوا
لحظ	:	نظر، نگاہ
أشرّ يُشِرّ	:	پھیلانا، ظاہرکرنا
أكُفّ	:	کَفّ کی جمع، ہتھیلی، ہاتھ
المصاحف	:	المصحف کی جمع، قرآن، کتاب، صحیفے، لکھےہوئےاوراق کامجموعہ
جاد يجود	:	سخاوت کرنا، فیاض ہونا، آنسوؤں کی بارش ہونا، آنسوجاری ہونا
العِهن	:	رنگین اون، مختلف رنگوں والی روئی
المنفوش	:	دھناہوا، بکھراہوا
شبعانات	:	شَبعیٰ کی جمع، آسودہ، سیراب، بھرے پیٹ والی
خُطىً	:	خُطوة کی جمع، قدم، رفتار
التطور	:	ترقی، پروان چڑھنا، افزودگی

تَفَگَّه يَتَفَگَّه : شرمسار ہونا، نادم ہونا

نشيط : چست، چاق وچوبند

فؤاد : دل

فارغ : بےقرار، بےچین، غیرمطمئن، خالی

كسب يكسب : کمانا، کرنا، حاصل کرنا

اقترف يقترف : کمانا، گناہ کا مرتکب ہونا، ارتکاب جرم کرنا

قَدَّرَ يُقَدِّر : مقرر کرنا، فیصلہ کرنا، حساب لگانا، مقدر کرنا

منازل : منزل کی جمع، مدار، منزل، پڑاؤ، جائے قیام، گھر

العُرجون : کھجور کی شاخ، کھجور کے گچھے کی ٹیڑھی جڑ جو درخت پر خشک ہوکر باقی رہتی ہے

الصَيحة : چیخ

جاثمين : جاثم کی جمع، اپنی جگہ پر رہنے والے، الگ نہ ہونے والے، چمٹے رہنے والے

التقى يلتقى : ملنا، ملاقات کرنا

الجاني : مجرم، گناہ گار

واظب يواظب : پابندی سے کرنا، لگے رہنا، قائم رہنا، ہمیشگی برتنا

حظّ : نصیب، حصہ، قسمت

تناءَ ى يتناءَ ى : دور ہونا، بعید ہونا، جدا ہونا

ولّى يُوَلِّى : رخ پھیرنا، بھاگنا، دور ہونا

هروب : فرار

التمس يلتمس : چاہنا، تلاش کرنا، طلب کرنا، مانگنا

أولم يولم : ولیمہ کرنا، کھانے کی دعوت دینا

المُهْمِل : لاپرواہ، محنت سے جی چرانے والا، غفلت شعار

الصِراع : کشمکش، ٹکراؤ، رسہ کشی، جھگڑا، لڑائی

نَدِم يندَم : پشیمان ہونا، متأسف ہونا، پچھتانا

البُغاة : الباغی کی جمع، باغی، جابر وظالم، متکبر، قانون شکن

مَنْدَم : شرمندگی، ندامت، پشیمانی، پچھتاوا

البغى : ظلم وجبر، تکبر

مَرتَع : چراگاہ

وخيم : خطرناک، نقصان دہ، خطرناک انجام

بلا يبلو : آزمانا، آزمائش میں ڈالنا

أصحاب الجنة : باغ والے

صرم يصرم : کاٹنا، پھل توڑنا، کھیتی کاٹنا

استثنى يستثنى	:	پاک کرنا، مستثنی کرنا، اِنْ شاء الله کہنا
طاف يطوف	:	چکر لگانا، گھومنا، طواف کرنا، گشت کرنا
طائف	:	چکر لگانے والا، آنے والا
انطلق ينطلق	:	چلنا، نکلنا، گزرنا، آزاد ورہا ہونا
تخافت يتخافت	:	چپکے چپکے بات کرنا، باہم سرگوشی کرنا، پست آواز میں بات کرنا
الشتاء	:	سردی، جاڑا
أدفأ يدفأ	:	گرمی پہنچانا
هدم يهدم	:	گرادینا، منہدم کرنا، نقصان پہنچانا
أمضى يُمضى	:	گزارنا
واجه يواجه	:	سامنا کرنا، پیش آنا، درپیش ہونا
قطع يقطع	:	طے کرنا، سفر کرنا، کاٹنا
آمنين	:	آمِن کی جمع، محفوظ وسلامت، امن وسلامتی کی حالت میں
أَجَدَّ يُجِدُّ	:	کوشش ومحنت کرنا، سنجیدگی سے کوئی کام کرنا
تحسين	:	اصلاح، سدھار، خوب سے خوب تر کرنا، ترقی
الشاسعة	:	دور، بعید
ما أجَلَّ	:	فعل تعجب بمعنی کیا ہی شاندار، کتنا عظیم

4.16 نمونے کے امتحانی سوالات

1۔ افعال ناقصہ کی تعریف کیجیے اوران کو ناقصہ کہنے کی وجوہات بتائیے۔

2۔ افعال ناقصہ کون کون ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کیجیے۔

3۔ فعل متعدی اور فعل ناقص کے درمیان کیا فرق ہوتا ہے؟ مثالوں کے ذریعہ وضاحت کیجیے۔

4۔ تام التصریف افعال ناقصہ کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کا معنی بیان کیجیے اور مثالیں بھی دیجیے۔

5۔ ناقص التصریف افعال ناقصہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ وضاحت کیجیے۔

6۔ وہ افعال ناقصہ جن سے مضارع اور امر کے صیغے نہیں آتے، کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کو مثالوں سے سمجھائیے۔

7۔ ناقص التصریف افعال کن شرطوں کے ساتھ عمل کرتے ہیں؟ مع مثال بیان کیجیے۔

8۔ مادام فعل ناقص کے استعمال کی شرائط تحریر کیجیے۔

9۔ صار کے ملحقات سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ سمجھائیے۔

10۔ وہ افعال ناقصہ جو صار کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کو مع مثال بیان کیجیے۔

11۔ کون کون سے افعال ناقصہ تام استعمال ہوتے ہیں؟ چند ایک کی مثالوں سے وضاحت کیجیے۔

12۔ افعال ناقصہ کا اسم تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں فعل ناقص پر کیا تبدیلیاں لاتا ہے؟ بیان کیجیے۔

13۔ افعال ناقصہ کی خبر کن کن صورتوں میں آتی ہے؟ مثالوں سے سمجھایئے۔

14۔ کن صورتوں میں افعال ناقصہ کا اسم ان کی خبر پر وجوبا مقدم ہوتا ہے؟ مع مثال لکھیے۔

15۔ افعال ناقصہ کی خبر کی وجوبی تقدیم سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ وضاحت کیجیے۔

16۔ کسی فعل ناقص کو خبر کی اسم پر جوازی تقدیم کے ساتھ مثالوں کے ذریعہ سمجھایئے۔

17۔ کن افعال ناقصہ کی خبر پر باز ائدہ لانا جائز ہوتا ہے؟ مثالیں بھی لکھیے۔

18۔ اِن اور لَو شرطیہ کے بعد کان فعل ناقص اپنے اسم سمیت کس طرح حذف ہوجاتا ہے؟ مثالوں کے ذریعہ سمجھایئے۔

19۔ مشابہات لیس سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ لات کے استعمال کی شرطیں لکھیے اور مثالیں بھی دیجیے۔

20۔ اعراب لگایئے اور ترکیب کیجیے۔

كـان زهير صديقا فصار عدوا. بات الطين اِبريقا. أمرني والدي بالوفاء والإخلاص ما دمت حيا. ظل الجندي ساهرا يـحـرس الـمـوقـع حتـى أصبح. بات الغريب فى بيت الوزير. أمسى الفقراء جائعين. باتت ليلى عند زميلتها. لو دام العدل لانتشرت السلامة والأمانة.

4.17 سفارش کردہ کتابیں

1۔	النحو الواضح	على الجارم و مصطفى أمين
2۔	ملخص قواعد اللغة العربية	فؤاد نعمة
3۔	جامع الدروس العربية	مصطفى الغلاييني
4۔	الدليل الى قواعد اللغة العربية	حسن نورالدين
5۔	القواعد الأساسية فى النحو والصرف	يوسف الحمادى و محمد محمد الشناوى و محمد شفيق عطا
6۔	فیض النحو	شیر افگن ندوی